أَحْسَنُ السُّبُل
فِي
مَنَاقِبِ الأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل

(انبیاء و رسل کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

Marfat.com

أَحۡسَنُ السُّبُل

فِي

مَنَاقِبِ الأَنۡبِيَاءِ وَالرُّسُل

﴿ اَنبیاء و رُسُل علیہم السلام کے فضائل و مناقب ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	أحسن السّبل في مناقب الأنبياء والرّسل
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق وتخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاِسنادی
معاون تحقیق	:	اجمل علی مجددی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل		اکتوبر 2006ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمیئر پیپر	:	-/100 روپے

✿✿✿

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو، ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَکُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

Marfat.com

فہرس

الرقم	الفصول	الصفحة
١	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِمَامُ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿امام الانبیاء سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	١١
٢	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي الْبَشَرِ آدَمَ عليه السلام ﴿ابوالبشر حضرت آدم عليه السلام کے مناقب کا بیان﴾	٧٤
٣	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِدْرِيْسَ عليه السلام ﴿حضرت ادریس عليه السلام کے مناقب کا بیان﴾	٨٠
٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ نُوْحٍ عليه السلام ﴿حضرت نوح عليه السلام کے مناقب کا بیان﴾	٨٢
٥	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هُوْدٍ عليه السلام ﴿حضرت ھود عليه السلام کے مناقب کا بیان﴾	٨٥
٦	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ عليه السلام ﴿حضرت ابراہیم خلیل اللہ عليه السلام کے مناقب کا بیان﴾	٨٧

Marfat.com

الرقم	الفصول	الصفحة
٧	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْمَاعِيلَ ذَبِيحِ اللهِ عليه السلام ﴿حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	٩٤
٨	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْحَاقَ عليه السلام ﴿حضرت اسحاق علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٠٠
٩	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ لُوطٍ عليه السلام ﴿حضرت لوط علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٠٢
١٠	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُوسُفَ عليه السلام ﴿حضرت یوسف علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٠٤
١١	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَيُّوبَ عليه السلام ﴿حضرت ایوب علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١١٠
١٢	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُونُسَ عليه السلام ﴿حضرت یونس علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١١٣
١٣	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ شُعَيْبٍ عليه السلام ﴿حضرت شعیب علیہ السلام کے مناقب﴾	١١٩

Marfat.com

الرقم	الفصول	الصفحة
١٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مُوْسَى كَلِيْمِ اللهِ عليه السلام ﴿حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٢٠
١٥	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هَارُوْنَ عليه السلام ﴿حضرت ہارون علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٢٧
١٦	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ دَاوُدَ عليه السلام ﴿حضرت داود علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٣٠
١٧	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ سُلَيْمَانَ عليه السلام ﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٣٦
١٨	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يَحْيَى عليه السلام ﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٤٢
١٩	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ عِيْسَى رُوْحِ اللهِ عليه السلام ﴿حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾	١٤٤
٢٠	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام ﴿انبیاء کرام علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان﴾	١٥٦

Marfat.com

الرقم	الفصول	الصفحة
✿	مصادر التخريج	١٧٥

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)....

(البقرہ، ۲: ۲۵۳)

Marfat.com

١۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿امام الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

١/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر والمنبر، ١/٣٩٩، الرقم: ١١٣٨، وفى كتاب: الحج، باب: كراهية النبى ﷺ أن تعرى المدينة، ٢/٦٦٧، الرقم: ١٧٨٩، وفى كتاب: الرقاق، باب: فى الحوض، ٥/٢٤٠٨، الرقم: ٦٢١٦، وفى كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ذكر النبى ﷺ وفى باب: حض على إتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦/٢٦٧٢، الرقم: ٦٩٠٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ٢/١١٠، ١١١، الرقم: ١٣٩٠-١٣٩١، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل المدينة، ٥/٧١٨-٧١٩، الرقم: ٣٩١٥-٣٩١٦، والنسائى فى السنن، كتاب: المساجد، باب: فضل مسجد النبى ﷺ والصلاة فيه، ٢/٣٥، الرقم: ٦٩٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/٢٥٧، الرقم: ٧٧٤، ٢/٣٥، الرقم: ٦٩٥، ومالك فى الموطأ، ١/١٩٧، الرقم: ٤٦٣-٤٦٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٣٦، الرقم: ٧٢٢٢.

Marfat.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢ / ٢۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت معاویہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک تقسیم کرنے والا میں ہی ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔''

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: العلم، باب: من يرد الله به خيرا يفقّهه فی الدين، ١ / ٣٩، الرقم: ٧١، وفی کتاب: فرض الخمس، باب: قول الله تعالى: فإن لله خمسه وللرسول، ٣ / ١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وفی کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: قول النبی ﷺ لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٦ / ٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: النهی عن المسألة، ٢ / ٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، وبعضه فی کتاب: الإمارة باب: قوله: لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣ / ١٥٢٤، الرقم: ١٠٣٧، والترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما وحسّنه فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: إذا اراد الله بعبد خيرا فقهه فی الدين، ٥ / ٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجة عن معاوية وأبی هريرة رضی الله عنهما، فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١ / ٨٠، الرقم: ٢٢٠۔ ٢٢١، والنسائی فی السنن الکبرى، کتاب: العلم، باب: فضل العلم، ٣ / ٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك بعضه فی الموطأ، ٢ / ٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمی فی السنن، ١ / ٨٥، الرقم: ٢٢٤۔٢٢۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣/٣۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جبیر بن مطعم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روز حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔''

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء فی أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وفی كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فی أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذی فی السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی أسماء النبی ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. والنسائی فی السنن الكبری، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك فی الموطأ، كتاب: أسماء النبی ﷺ، باب: أسماء النبی ﷺ، ٢/١٠٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٨٠، ٨٤، والدارمی فی السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، وفی المعجم الكبير، ٢/١٢٠، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، وأبويعلى فی المسند، ١٣/٣٨٨، الرقم: ٧٣٩٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/١٤٠، الرقم: ١٣٩٧، وابن سعد فی الطبقات الكبری، ١/١٠٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/٢٨٤.

Marfat.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے

٤/٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ.(١)

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے

''اور حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (اس کے بعد سابقہ الفاظِ حدیث ہیں)۔''

٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الإِيْمَانِ ١/١٤، الرقم: ١٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ١/٦٧، الرقم: ٤٤.

(١) أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الإِيْمَانِ ١/١٤، الرقم: ١٤.

الحديث رقم٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم:

Marfat.com

الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٦. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ

٦٨٤٥، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول النبي ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وفي كتاب: التعبير، باب: المفاتيح في اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦/٣-٤، الرقم: ٣٠٨٧-٣٠٨٩، وفي السنن الكبرى، ٣/٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٦١، الرقم: ١٣٩.

الحديث رقم٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: القدر، باب: وكان أمر الله قدرا مقدورا، ٦/٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري ﷛ في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبوداود في السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ←

شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَلِکَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت حذیفہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٧ / ٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... ودلائلها، ٤ / ٩٤، الرقم: ٤٢٤٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٨٥، الرقم: ٢٣٣٢٢، والبزار فی المسند، ٧ / ٢٣١، الرقم: ٨٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والطبرانی مثله عن أبی سعيد الخدری ﷺ فی مسند الشاميين، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ١٢٧٨، والخطيب التبريزي في مشکوٰة المصابيح، کتاب: الفتن، الفصل الاول، الرقم: ٥٣٧٩.

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ﷺ، ٣ / ١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: ذکر کونه ﷺ خاتم النبيين، ٤ / ١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٦ / ٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥.

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد نبوت ختم ہوگئی)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَکُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وِصال (سحری و اِفطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس فی اللّيلِ صيامٌ، ۲/۶۹۳، الرقم: ۱۸۶۱، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهی عن الوصال فی الصوم، ۲/۷۷٤، الرقم: ۱۱۰۲، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصوم، باب: فی الوصال، ۲/۳۰۶، الرقم: ۲۳۶۰، والنسائی فی السنن الكبری، ۲/۲٤۱، الرقم: ۳۲۶۳، ومالك فی الموطأ، ۱/۳۰۰، الرقم: ۶۶۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱۰۲، الرقم: ۵۷۹۵، وابن حبان فی الصحيح، ۸/۳٤۱، الرقم: ۳۵۷۵، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۲/۳۳۰، الرقم: ۹۵۸۷، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤/۲۶۸، الرقم: ۷۷۵۵، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤/۲۸۲، الرقم: ۸۱۵۷.

Marfat.com

نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٩ / ٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: فَإِنَّکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تُوَاصِلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّکُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

"حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو صومِ وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہوسکتا ہے۔ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے...... الحدیث۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

الحديث رقم٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: كم التعزير والأدب، ٦/ ٢٥١٢، رقم: ٦٤٥٩، وفي كتاب: التمني، باب ما يجوز من اللو، ٦/ ٢٦٤٦، رقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/ ٧٧٤، رقم: ١١٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٤٢، رقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، كتاب: الصوم، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/ ١٥، رقم: ١٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٦٨، رقم: ١٢٧٤، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ٩/ ٢٢٢.

Marfat.com

١٠/١٠۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت انس ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھائے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

١١/١١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: خَسَفَتِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: سؤال المشرکين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧۔ ٣٤٣٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: صفات المنافقين وأحکامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨۔٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠۔٢٨٠١، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥۔٣٢٨٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٦/٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢۔١١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم: ١٣١٧٧، ١٣٣٢٧، وابن حبان فی الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاکم فی المستدرک، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨۔٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصفة الصلاة، باب: رفع البصر إلی الإمام فی الصلاة، ١/٢٦١، الرقم: ٧١٥، وفی کتاب: الکسوف، باب: صلاة الکسوف جماعة، ١/٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وفی کتاب: النکاح، باب: کفران العشير، ٥/١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الکسوف، باب: ما عرض علی النبی ﷺ فی صلاة الکسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٧، ←

Marfat.com

الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/١٢۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ

الرقم: ٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: قدر قراءة في صلاة الكسوف، ٣/١٤٧، الرقم: ١٤٩٣، وفي السنن الكبرى، ١/٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك في الموطأ، ١/١٨٦، الرقم: ٤٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٧٣، الرقم: ٢٨٣٢، ٢٨٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٢١، الرقم: ٦٠٩٦، والشافعي في السنن المأثورة، ١/١٤٠، الرقم: ٤٧.

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم: ٣٨٢٨، وفي —

Marfat.com

اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ علیهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بڑی بہادری سے برسرِپیکار تھے میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣ / ١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فُرِضَ

...... كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥ / ٢١٩٢، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى قتال جبريل وميكائيل عن النبى ﷺ يوم أحد، ٤ / ١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٧١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي فى المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٣٣، وأبونعيم فى دلائل النبوة، ١ / ٥١، الرقم: ٣٤، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: فى المعجزات، الفصل الأول: ٢ / ٣٨٢، الرقم: ٥٧٥٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١ / ١٠٧.

الحديث رقم ١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ١ / ١٣٦، الرقم: ٣٤٢، وفي كتاب: الأنبياء، باب: ذكر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح عليهما السلام، ٣ / ١٢١٧، الرقم: ٣١٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ١ / ١٤٨، الرقم: ١٦٣، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ـــ

Marfat.com

اللهُ ﷻ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ، حَتّٰى مَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَکَ عَلَى أُمَّتِکَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِکَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِکَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لئے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف واپس جائیے

...... ١/ ٢٢١، الرقم:٤٤٩، وابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/ ٤٤٨، الرقم: ١٣٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٤٣، الرقم: ٢١٣٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤٢١، الرقم:٧٤٠٦، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٧٢١، الرقم: ٧١٤، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١١٩، الرقم:٣٥٤، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٩١، الرقم: ٢٥٧.

Marfat.com

کیونکہ آپ کی امت اس (کی ادائیگی) کی طاقت نہیں رکھتی۔ پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف (پھر) جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی (ادائیگی کی) طاقت نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ اور کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا: اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ (ہیں تو) پانچ (نمازیں) مگر (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے (اور مزید کمی کے لئے درخواست کیجئے) میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/ ١٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ٣/ ١٢١٥، الرقم: ٣١٦٢، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ٤/ ١٧٤٥، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/ ١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، ـــــ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُوْلُونَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٥، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٧، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤٧، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٩، الرقم: ٥٥١٠.

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے فرمایا، نہ آئندہ ایسا فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''عبدًا شکورًا'' (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے

Marfat.com

ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا:) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٥ / ١٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي! كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ١ / ٤٦٢، الرقم: ١٣٠٨، وفي كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ١ / ٤٤٨، الرقم: ١٦٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التي يصرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤ / ٢٢٠٠، الرقم: ٢٨٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٢، والنسائي في السنن كتاب: الجنائز، باب: المسألة في القبر، ٤ / ٩٧، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٢٦، الرقم: ١٢٢٩٣.

Marfat.com

دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔ دریں اثناء اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہوگا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدت تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

١٦/١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تكثّرًا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثقه.

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ. أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: النجار، ٢/٣٧٨، الرقم: ١٩٨٩، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وفي كتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائي في ـــــ

Marfat.com

وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے (خطبہ کے) لئے کوئی چیز بیٹھنے کو نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ ستون جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے چلّا پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور ستون کو گلے لگایا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨ / ١٨۔ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما

—— السنن، كتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ٣ / ١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في بدء شان المنبر، ١ / ٤٥٤، الرقم: ١٤١٤-١٤١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢٢٦، والدارمي نحوه في السنن، ١ / ٢٣، الرقم: ٤٢، و ابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ١٣٩، الرقم: ١٧٧٦-١٧٧٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣ / ١٨٦، الرقم: ٥٢٥٣، وابن حبان في الصحيح ١٤ / ٤٨، ٤٣، الرقم: ٦٥٠٦، وأبويعلى في المسند، ٦ / ١١٤، الرقم: ٣٣٨٤.

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ٤ / ١٧٤٨، ——

Marfat.com

يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنِّسَائِيُّ.

’’حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩ / ١٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٦] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی

الرقم: ٤٤٤١، والنسائی فی السنن الکبری، ٦ / ٣٨١، الرقم: ٢٩٥، وابن منده فی الإیمان، ٢ / ٨٧١، الرقم: ٩٢٧۔

الحدیث رقم ١٩: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: التفسیر / الأحزاب، باب: النبیّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ٤ / ١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، والبیهقی فی السنن الکبری، ٦ / ٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨۔

Marfat.com

مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“ سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا پس اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ بچے میرے پاس آئیں میں ان کا سرپرست ہوں (اور میرے بعد میرا نظامِ حکومت یہ دونوں ذمہ داریاں نبھائے گا)۔“

اسے امام بخاری اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠ / ٢٠۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢١ / ٢١۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ٣/١١٦٦، الرقم: ٣٠٢٠.

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢/٩٧٤، —

Marfat.com

اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. حَدِيْثٌ بِطُوْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولات) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر

------ الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠.

ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔''

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفى كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماء المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفى كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فى الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمى فى السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلى فى المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقى فى الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن جعد فى المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢.

Marfat.com

پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر ﷺ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى

الحديث رقم ٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بهذا التشهد، ١/٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، والترمذي في السنن، كتاب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ٢/٣٥٣، ٣٥٤، الرقم: ٤٨٤-٤٨٥، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي ﷺ، ٣/٥٠، الرقم: ١٢٩٦، وفي السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٩، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩. ١٠٢٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٧، الرقم: ٩٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٢، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، وأبويعلى بإسناده في المسند، ١١/٣٨٠، الرقم: ٦٤٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١١، الرقم: ١٥٥٩، وأبو عوانة في المسند، ١/٥٤٦،

عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔''

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ''اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔''

امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث ابو ہریرہ صحیح حدیث ہے۔

۲۴/۲۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ ﷺ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ

الرقم: ۲۰۴۰، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۴/۳۹۵، الرقم: ۱۵۶۷، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲/۳۲۳، الرقم: ۲۵۵۸، ۲۵۵۹،والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۳، وفی موارد الظمآن، ۱/۵۹۴، الرقم: ۲۳۹۰۔

الحدیث رقم ۲۴: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبی ﷺ فیما یکون إلی قیام الساعة، ۴/۲۲۱۷، الرقم: ۲۸۹۲، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء ما أخبر النبی ﷺ أصحابه بما هو کائن إلی یوم القیامة، ۴/۴۸۳، الرقم: ۲۱۹۱، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۹، الرقم: ۶۶۳۸، والحاکم فی المستدرک، ۴/۵۳۳، الرقم: ۸۴۹۸، وأبویعلی فی المسند، ۱۲/۲۳۷، الرقم: ۲۸۴۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۷/۲۸، الرقم: ۴۶، والشیبانی فی الآحاد والمثانی، ۴/۱۹۹، الرقم: ۲۱۸۳۔

Marfat.com

اللهِ ﷺ الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عمرو بن اخطب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا' پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہوگیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب ﷺ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔''

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٥/ ٢٥. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى

الحديث رقم ٢٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبى ﷺ، ٤/ ١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل النبى ﷺ، ٥/ ٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ١٠٧، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، والبيهقى فى السنن الكبرى، —

قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت واثلہ بن الاسقع ﷜ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرف انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔''

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ

٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وفي شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٦٦، الرقم: ١٦١، وأبويعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥١، الرقم: ١٤٠٠.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٨، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله ﷜ في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام ﷜ في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤، وفي شعب الإيمان، ٢/١٧٩، الرقم: ١٤٨٦.

وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

اسے امام مسلم، ابوداود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧ / ٢٧۔ عَنْ جُنْدَبٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا. رواه مسلم وابن ماجة إِلَّا قَالَ: فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: النهي عن بناء المسجد على القبور، ١ / ٣٧٧، الرقم: ٥٣٢، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبدالمطلب ﷺ، ١ / ٥٠، الرقم: ١٤١، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٣٣٤، الرقم: ٦٤٢٥، وأبو عوانة في المسند، ١ / ٣٣٥، الرقم: ١١٩٢، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٩٩، الرقم: ٤٠١٨، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٢ / ١٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٤٣٥٧، وفي المعجم الكبير، ٢ / ١٦٨، الرقم: ١٦٨٦، ٨ / ٢٠١، الرقم: ٧٨١٦، وفي مسند الشاميين، ٢ / ٧١، الرقم: ٩٣٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ١٧٧، الرقم: ٦٦٠.

Marfat.com

''حضرت جندب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس قیامت کے روز میری منزل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی منزل آمنے سامنے ہوگی۔''

۲۸/۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكَرِبْتُ كُرْبَةً مَا كَرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى علیہ السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۱/۱۵٦، الرقم: ۱۷۲، والنسائی فی السنن الكبری، ٦/٤٥٥، الرقم: ۱۱٤۸۰، وأبو عوانة فی المسند، ۱/۱۱٦، الرقم: ۳۵۰، وأبو نعيم فی مسند المستخرج، ۱/۲۳۹، الرقم: ٤۳۳، والعسقلانی فی فتح الباری، ٦/٤۸۷.

Marfat.com

عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنِّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو حطیم کعبہ میں دیکھا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، اور وہ قبیلہ شنوء ہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔''

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۹ / ۲۹۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

الحديث رقم ۲۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ۱/ ٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ٥/ ١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، ←

(وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ) حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٠۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں

— وأبو يعلى في المسند، ٧/٦، الرقم: ٣٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢٩، الرقم: ١٣٧٥، وابن حيان في العظمة، ٥/١٧٨٠، الرقم: ٢٨٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٥٣، الرقم: ٦١٦٩، وابن منصور في كتاب السنن، ٢/٢٠٤، الرقم: ٢٤٤٣.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن جعد في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢.

اور مقفّی (بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ، نبی الرحمہ ہوں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١ / ٣١۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ،
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابی بن کعب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔''

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح اور صحیح الاسناد ہے۔

٣٢ / ٣٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي ←

Marfat.com

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ ﷻ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، إِتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا:

— في السنن، باب: (٨)، ما أعطي النّبيّ ﷺ من الفضل، ١/ ٣٩، ٤٢، ٤٧، الرقم: ٤٧، ٥٤.

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔"

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، (٨) باب: ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥، وابن جوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٠.

Marfat.com

وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔''

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، الفاظ دارمی کے ہیں۔

٣٤ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥ / ٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١ / ٤٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١ / ٤٥، الرقم: ١٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١ / ٥١٩.

فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے

پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔“

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٥۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمي في السنن، (٤) باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٣١، الرقم: ٢١، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٣٢٩، الرقم: ٦٠٠۔

Marfat.com

بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا (وہ آپ کو) ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾ کہتا۔''

اسے امام ترمذی، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح الاسناد ہے۔

٣٦/٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ٥/٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٠٦.

Marfat.com

شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کی خرمستیوں کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہوگیا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو یعلی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧/٣٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ ......فذكر الحديث إلى ان قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِيَ اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي:

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩.

Marfat.com

ارْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰی أَنْ يَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وروی ابن ماجة عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم ؑ اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم ؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفٰی ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:)

یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں۔''

٣٨ / ٣٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ لَبَّيْکَ: وَسَعْدَيْکَ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَی؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ کَتِفَيَّ، حَتَّی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة ص، ٥ / ٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمی فی السنن، کتاب الرؤيا، باب: في رؤية الرب تعالی فی النوم، ٢ / ١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤ / ٦٦، ٥ / ٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، ٢٣٢٥٨، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٨ / ٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، ٢٠ / ١٠٩، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠، والرويانی فی المسند، ٢ / ٢٩٩، الرقم: ١٢٤١، وأبويعلی فی المسند، ٤ / ٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥ / ٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وابن أبی عاصم فی السنة ١ / ٢٠٣، الرقم: ٤٦٥، ـــ

وفي رواية عنه: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَتَلاَ: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوْقِنِينَ﴾ [الأنعام، ٦:٧٥].

وفي رواية: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَعَلِمْتُ فِي مَقَامِي ذٰلِكَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

وفي رواية: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَبَصَرْتُهُ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں

...... وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٤٨٩، الرقم: ١١٢١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/١٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم: ٥٩١، ٦٥٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٦-١٧٨.

Marfat.com

جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں جان گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہتیں (یعنی عجائبات خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔''

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور مجھ پر ہر شے کی حقیقت ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (سب کچھ) جان لیا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کیے جانے والے سوالات کا جواب میں نے اسی مقام پر جان لیا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے دنیا و آخرت کی ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور دیکھ بھی لی۔

اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے جب بھی کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے اسے جان لیا۔ پس اس کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال کیا گیا اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔''

اسے امام ترمذی، دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن اھد

Marfat.com

رجال ثقات ہیں۔

٣٩/٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتى وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فصل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦: ٥/٣٧٩، الرقم: ٢٣٢٦٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥، وفي المعجم الكبير، ١٢/٩٢، الرقم: ١٢٥٧١، ١٢٦٤٦، ٨٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٢٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٥٣، والروياني في المسند، ٢/٤٩٦، الرقم: ١٥٢٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٩١٨، والخلال في السنة، ١/١٨٨، الرقم: ٢٠٠، وقال: إسناده صَحِيْحٌ، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم: ٤١١، وقال: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٣٩٨، الرقم: ٨٦٤، وقال: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥، الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٦٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٤٢، الرقم: ١٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٤، الرقم: ٤٨٤٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وفي سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني، ٤/٤٧١، الرقم: ١٨٥٦: وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

Marfat.com

مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت فرماتے ہیں: صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ: آپ شرفِ نبوت سے کس وقت بہرہ وَر ہوئے تھے؟ (یعنی آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب یا ثابت ہوئی؟) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ حضرت آدم ﷺ کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔''

اسے امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت میسرہ فجر ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم ﷺ کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلے میں تھی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ) آدم کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلے میں تھی۔

٤٠ / ٤٠. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٩)، ٥ / ٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٨-٣٦٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند ١ / ٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١ / ١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ـــــ

Marfat.com

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْکَ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس ﷺ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سُن کر (غصہ کی حالت میں تھے) پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

......١/ ٤١، الرقم: ٩٠، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١/ ٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠.

Marfat.com

حدیث حسن ہے۔

٤١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤٢ / ٤٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/ ٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ٤١.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي ﷺ، ٤/ ٥٠، الرقم: ١٢٩٧، وفي السنن الكبرى، ١/ ٣٨٥، الرقم: ١٢٢٠/ ١٠١٩٤، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٢٩٦، الرقم: ٣٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٤، الرقم: ٦٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، والرقم: ٨٧٠٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢١٠، الرقم: ١٥٥٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧٣٥، الرقم: ٢٠١٨.

Marfat.com

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٣ / ٤٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِرْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ، وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلًا سمًا أو أطعمه فمات، أيقاد منه، ٤ / ١٧٠، الرقم: ٤٥١٠، والدارمي في السنن، ١ / ٤٦، الرقم: ٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ٤٦.

Marfat.com

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ (زہر آلود گوشت) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی (ران) لی اور اس سے کھانے لگے اور چند دیگر صحابہ بھی کھانے لگے۔ پھر اچانک حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو اور آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودی عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا: مجھے اس دستی (بکری کی ران) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس فعل سے کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: (میں نے سوچا) اگر آپ نبی ہیں تو زہر ہرگز آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی۔''

اسے امام ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤٤ / ٤٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

''حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢.

Marfat.com

کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ ابو درداء ﷺ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور وفات کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں موت کے بعد بھی (یہی عمل جاری رہے گا) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ، الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کروں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) کافی ہوگی اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں، خطاکاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔''

الحديث رقم ٤٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢ / ١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في المسند، ٢ / ٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقي في الاعتقاد، ١ / ٢٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧٨.

Marfat.com

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٧ / ٤٧۔ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ﷺ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (٨) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١ / ٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١ / ١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠ / ٢٢٣، والمناوي في فيض القدير، ٣ / ٤٣.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الدارمي في السنن، (٥) باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١ / ٥٧، الرقم: ٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان الأصبهاني في العظمة، ٣ / ١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته۔ الخ ٣ / ٥١٨.

Marfat.com

بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر اپنے پَر مارتے ہیں (یعنی اپنے پروں سے جھاڑو دیتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کرتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لائیں گے۔‘‘

اسے امام دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٤٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمى فى السنن، باب: (٤)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٢، الرقم: ١٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/١٧١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٤، ٩، والمناوى فى فيض القدير، ٥/٣٢٩.

الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟ وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر وہ پانی لایا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پیٹھ استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ کرام ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت سے سوکھ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو پس وہ سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر میں تشریف لے گئے)۔

آپ ﷺ احاطے میں داخل ہوئے تو اونٹ ایک کونے میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملے کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک آپ ﷺ کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے۔“

اس حدیث کو امام احمد، اسی طرح دارمی اور طبرانی نے اِسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٤٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، ١/ ٦٣، الرقم: ٦٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/ ٧١، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١/ ٨٩-٩١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ٣١١، الرقم: ٨٢٧، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ١/ ٨، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ١/ ٥٠، والتهانوي في نشر الطيب، ١/ ١٣.

Marfat.com

اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّکَ مِنْ نُوْرِهِ، فَجَعَلَ ذَلِکَ النُّورَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَکُنْ فِي ذَلِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَکٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِکَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيّ: اللَّوحَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيّ: الْکُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِکَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيّ: الْأَرَضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ...... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح

اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی ...... یہ طویل حدیث ہے۔"

اسے امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥٠ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَعِيسَى صلوات الله وسلامه عليهم. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ.

"حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کے سردار پانچ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور محمد ﷺ ان پانچوں میں سے بھی سردار ہیں (اور وہ سردار انبیاءِ کرام یہ ہیں:) حضرت نوح ﷺ، حضرت ابراہیم ﷺ، حضرت موسیٰ ﷺ اور حضرت عیسیٰ ﷺ۔"

اس حدیث کو امام حاکم اور دیلمی نے روایت کیا اور ابن عساکر نے اسی سے ملتی جلتی حدیث روایت کی ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ یہ حضرت ابوہریرہ ﷺ پر موقوف ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٩٥، الرقم: ٤٠٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ١٧٧، الرقم: ٢٨٨٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦٢ / ٢٧٢.

Marfat.com

٥١ / ٥١. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت خالد بن معدان حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور

الحديث رقم ٥١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات، ١ / ١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١ / ٨٣، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ١٧٠، ٣ / ٣٩٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢ / ١٣١، والطبري في جامع البيان، ١ / ٥٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٣٦١، والسمرقندي في تفسيره، ٣ / ٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١ / ٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١ / ٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١ / ٣٠٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١ / ٧٧.

Marfat.com

امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

٥٢/٥٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔''

اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٥٣۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٠، وفي دلائل النبوة، ١/١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات، ١/١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٦/٥٨٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٥، وفي البداية والنهاية، ٢/٣٢١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٢، ←

Marfat.com

فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيلَ ذَلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩] وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّان وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ''اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔'' اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ''اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔'' اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٥٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

۔۔۔۔٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨٨، الرقم: ٧٢٢٩، وفي المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٣، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣.

Marfat.com

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جوشخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جوشخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٥٥ / ٥٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطني عن حاطب ﷺ في السنن، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ١٩٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤ / ٢.

میری زیارت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٦ / ٥٦۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر بھی ملاوٹ میری نسبت میں نہیں پائی گئی)۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٧ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ ﷺ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٨٠، الرقم: ٤٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧ / ١٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١ / ٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٤۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البزار في المسند (كشف الأستار)، ٨ / ٢٥٥، برقم: ٢٣٦٨، والخلال في السنة، ١ / ٢٦٤، الرقم: ٣٢٤، ←

Marfat.com

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْخَلَالُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں سے بہتر (یہ) پانچ ہستیاں ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان سب میں سے بہترین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔''

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں جیسا کہ امام ہیثمی اور خلال نے فرمایا اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۵۸ / ۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت

------ وقال: إسناده حسن، والمناوي في فيض القدير، ٣ / ٤٦٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦ / ٥٧٠، والآلوسي في روح المعاني، ٢١ / ١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٥٥.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٧ / ٤٣٧.

Marfat.com

محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشهد أن لا إله إلا الله دو مرتبہ کہا، اشهد أنّ محمدا رسول الله دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔"

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

٢ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي الْبَشَرِ آدَمَ عليه السلام

﴿ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٥٩ / ١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ...... الحديث.

رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو زمین پر اتارا گیا، اور اسی دن آپ کی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن آپ کی روح قبض کی گئی اور اسی دن قیامت ہوگی......۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٠ / ٢ـ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم:

الحديث رقم ٥٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، ٣/١١٣-١١٤، الرقم: ١٤٣٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٣، الرقم: ٣٩٩٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٧٥.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٤، الرقم: ١٠٨٤، ←

Marfat.com

إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَومِ الْأَضْحَى، وَيَومِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور باقی دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عظمت عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی بڑھ کر ہے (کیونکہ) اس دن میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہیں: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن انہیں وفات دی اور اس دن میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے وہ اسے عطا فرماتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام چیز کا سوال نہیں کرتا، اور اسی دن قیامت بپا ہو گی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو (کیونکہ اس دن قیامت

......والشافعي في المسند، ١/ ٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٣٠، ٥/ ٢٨٤، الرقم: ٢٢٥١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٤٧٧، الرقم: ٥٥١٦، والبزار عن سعد بن عبادة رضي الله عنه في المسند، ٩/ ١٩١، الرقم: ٣٧٣٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ١٢٧، الرقم: ٣٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٣٣، الرقم: ٤٥١١، ٦/ ١٩، الرقم: ٥٣٧٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/ ٤٤، الرقم: ١٩١١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٣٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٩١، الرقم: ٢٩٧٣-٢٩٧٤.

Marfat.com

بپا ہوگی)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، شافعی، احمد اور بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔

٣/٦١۔ عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا أَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ فَثِمَارُكُمْ هَذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ غَيْرَ أَنَّ هَذِهِ تَغَيَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَيَّرُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوموسیٰ ﷺ سے مرفوعا مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو انہیں جنت کے پھل عطا فرمائے اور ہر چیز کی کاریگری سکھائی (اور فرمایا:) تمہارے یہ (دنیاوی) پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں سوائے یہ کہ یہ (دنیاوی) پھل (ذائقہ میں) بدلتے رہتے ہیں لیکن جنت کے پھل (ذائقہ میں) تبدیل نہیں ہوتے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبری، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٢، الرقم: ٣٩٩٦، والطبري في جامع البيان، ١/١٧٥، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١/٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٧، وقال: رواه البزار والطبراني، ورجاله ثقات، وفي كشف الأستار، الرقم: ٢٣٤٤.

Marfat.com

٦٢/ ٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ مُعَلَّمٌ مُكَلَّمٌ قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوْحٍ؟ قَالَ: عَشْرُ قُرُوْنٍ. قَالَ: كَمْ بَيْنَ نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ؟ قَالَ: عَشْرُ قُرُوْنٍ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ جَمًّا غَفِيْرًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور انہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سکھایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دس صدیاں۔ اس شخص نے عرض کیا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دس صدیاں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل کتنے رسلِ عظام تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین سو پندرہ کا ایک جمِ غفیر تھا۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح حدیث کے راویوں میں سے ہیں، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٢٨٨، الرقم: ٣٠٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٢٨، الرقم: ٤٠٣، وفي المعجم الكبير، ٨/ ١١٨، الرقم: ٧٥٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٩٦، ٨/ ٢١٠، وقال رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح، غير أحمد بن خليد الحلبي وهو ثقة.

Marfat.com

٦٣/ ٥۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ يَرْفَعُهُ قَالَ: لَوْ كَانَ بُكَاءُ دَاوُدَ ﷵ وَبُكَاءُ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيْعًا يُعْدَلُ بِبُكَاءِ آدَمَ ﷵ مَا عَدَلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت بریدہ ﷺ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت داوُد ﷵ اور تمام اہلِ زمین کے رونے کا موازنہ حضرت آدم ﷵ کے رونے کے ساتھ کیا جائے تو ان سب کا رونا حضرت آدم ﷵ کے رونے کے برابر نہیں ہوسکتا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور آپ کی سند کے رجال ثقہ ہیں اور اسے امام ابو نعیم نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٤/ ٦۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ آدَمَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوْهُ وَأَلْحَدُوْا لَهُ وَدَفَنُوْهُ، وَقَالُوْا: هَذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ فِي مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ.

وفي رواية عنه: قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ آدَمُ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وِتْرًا وَلَحَدَتْ لَهُ، وَقَالَتْ: هَذِهِ سُنَّةُ آدَمَ وَوَلَدِهِ.

''حضرت ابی بن کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٥١، الرقم: ١٤٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/ ٢٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٨، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ٣٠٨.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ١٠٥، الرقم: ٩٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٩.

بے شک حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دیا اور انہیں کفن پہنایا اور (قبر میں) ان کے لئے لحد تیار کی اور (پھر) انہیں دفن کر دیا اور فرشتوں نے یہ کہا: اے اولادِ آدم! یہ تمہارے مُردوں (کی تدفین میں) میں تمہاری سنت ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں آپ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جب حضرت آدم علیہ السلام وصال فرما گئے تو فرشتوں نے انہیں طاق بار غسل دیا اور ان کے لئے لحد تیار کی اور کہا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی سنت ہے۔‘‘

٣۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِدْرِيْسَ عليه السلام

﴿حضرت ادریس علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٦٥/ ١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ إِدْرِيْسَ عليه السلام كَانَ صَدِيْقًا لِمَلَكِ الْمَوْتِ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُرِيَهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَصَعِدَ بِإِدْرِيْسَ، فَأَرَاهُ النَّارَ، فَفَزِعَ مِنْهَا وَكَادَ يُغْشَى عَلَيْهِ، فَالْتَفَّ عَلَيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ بِجَنَاحِهِ، فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ: أَلَيْسَ قَدْ رَأَيْتَهَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَرَاهُ الْجَنَّةَ فَدَخَلَهَا، فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ: انْطَلِقْ فَقَدْ رَأَيْتَهَا، قَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ: حَيْثُ كُنْتَ، قَالَ إِدْرِيْسُ: لَا، وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ أَنْ دَخَلْتُهَا، فَقِيْلَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: أَلَيْسَ أَنْتَ أَدْخَلْتَهُ إِيَّاهَا؟ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَهَا أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت ادریس علیہ السلام ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کے دوست تھے، پس انہوں نے عزرائیل علیہ السلام سے کہا کہ وہ انہیں جنت اور دوزخ کی سیر کرائیں، سو ملک الموت حضرت ادریس علیہ السلام کو لے کر بلند ہوئے اور انہیں دوزخ دکھائی، وہ اس سے خوفزدہ ہو گئے اور قریب تھا کہ وہ بے ہوش ہو جاتے، کہ ملک الموت نے انہیں اپنے پروں کی

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٠١، الرقم: ٧٢٦٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٢٢٤، الرقم: ٨٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٠.

Marfat.com

لپیٹ میں لے لیا۔ ملک الموت نے کہا: کیا آپ نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے کبھی آج کے (خوفناک) دن جیسا دن نہیں دیکھا۔ پھر وہ انہیں لے کر چلا یہاں تک کہ اس نے حضرت ادریس علیہ السلام کو جنت دکھائی، وہ اس میں داخل ہو گئے، پھر ملک الموت نے کہا: اب آگے چلیں؟ آپ نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہاں جانا ہے؟ ملک الموت نے کہا: جہاں آپ تھے۔ (یعنی واپس دنیا میں) حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا: نہیں، خدا کی قسم، میں اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے کبھی نہیں نکلوں گا، تو ملک الموت سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا: کیا تو نے انہیں اس جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور یہ ایسی چیز ہے کہ جو اس میں ایک بار داخل ہو جاتا ہے پھر وہ وہاں سے نہیں نکلتا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ نُوحٍ عليه السلام

﴿حضرت نوح علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٦٦ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم في حديث الشفاعة: قَالَ: فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، إِنَّکَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَی أَهْلِ الْأَرْضِ. وَقَدْ سَمَّاکَ اللهُ عَبْدًا شَکُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی حدیث شفاعت میں بیان کرتے ہیں کہ تمام لوگ (روزِ قیامت) حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! بیشک آپ اہلِ زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبدًا شکورًا (شکرگزار بندے) کا لقب عطا کیا۔''

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ٤ / ١٧٤٥۔١٧٤٦، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١ / ١٨٤۔١٨٥، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في الشفاعة، ٤ / ٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٧٨، الرقم: ١١٢٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٣٨٠، الرقم: ٨١١، والهناد في الزهد، ١ / ١٤٠، الرقم: ١٨٣، وأبو عوانة في المسند، ١ / ١٤٧، الرقم: ٤٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ٥٥١٠۔

Marfat.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٧/ ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: صَامَ نُوْحٌ الدَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

وفي رواية عنه: يَقُوْلُ: صَامَ نُوْحٌ الدَّهْرَ إِلَّا يومَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَصَامَ دَاوُدُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَصَامَ إِبْرَاهِيْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صَامَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرَ الدَّهْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے عید الفطر اور عید قربان کے دنوں کے علاوہ باقی تمام عمر روزہ رکھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے تمام عمر روزہ رکھا سوائے عید الفطر اور عید قربان کے دن کے اور حضرت داود علیہ السلام نے آدھی عمر کا

الحديث رقم ٦٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء في صيام نوح عليه السلام، ١/ ٥٤٧، الرقم: ١٧١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣٨٨، الرقم: ٣٨٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٣٩٧، الرقم: ٣٧٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٧٥، الرقم: ١٥٥٤، وقال: رواه الطبراني في الكبير، وابن كثير في قصص الأنبياء، ١/ ٩٢، وقال: رواه الطبراني، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٩٥، وقال: رواه الطبراني في الكبير، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٢/ ١٤١.

Marfat.com

روزہ رکھا (یعنی ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کیا) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے۔ ایک زمانہ آپ علیہ السلام نے روزہ رکھا اور ایک زمانہ افطار کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨ / ٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: جَمَعَ رَبُّنَا عزوجل لِنُوْحٍ عِلْمَ كُلِّهِمْ وَأَيَّدَهُ بِرُوْحٍ مِنْهُ فَدَعَا قَوْمَهُ سِرًّا وَعَلَانِيَةً تِسْعَ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً كُلَّهَا مَضَى قَرْنٌ أَتْبَعَهُ قَرْنٌ فَزَادَهُمْ كُفْرًا وَطُغْيَانًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے رب عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کے لئے سابقہ تمام لوگوں کا علم جمع فرما دیا اور انہیں اپنی مدد و نصرت سے نوازا، پس انہوں نے اپنی قوم کو مخفی اور اعلانیہ طور پر ساڑھے نو سو سال تک دعوتِ حق دی۔ پس ساڑھے نو سو سالوں میں ایک کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی لیکن ان کی قوم کے لوگ (بجائے دعوتِ حق کو قبول کرنے کے) کفر اور سرکشی میں بڑھتے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٩٧، الرقم: ٤٠١١، وابن حيان في العظمة، ٥ / ١٦٠٥.

٥۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هُوْدٍ عليه السلام

﴿حضرت ھود علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٦٩/١۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ تُهْلَكْ أُمَّةٌ إِلَّا لِحَقِّ نَبِيِّهَا بِمَكَّةَ فَيَعْبُدُ فِيهَا حَتَّى يَمُوْتَ وَأَنَّ قَبْرَ هُوْدٍ عليه السلام بَيْنَ الْحَجَرِ وَزَمْزَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن سابط بیان کرتے ہیں کہ جو بھی قوم ہلاک کی جاتی ہے وہ مکہ میں اپنے نبی کے حق (میں کوتاہی) کی خاطر ہلاک کی جاتی ہے۔ پس وہ نبی اس (مکہ) میں عبادت کرتا ہے تاآنکہ اس کے وصال کی گھڑی آن پہنچے اور بے شک حضرت ہود علیہ السلام کی قبر مبارک حجر اسود اور چشمہ زمزم کے درمیان ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٢۔ عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ هُوْدٌ عليه السلام أَشْبَهَ النَّاسِ بِآدَمَ عليه السلام. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧١/٣۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦١٥، الرقم: ٤٠٦١.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦١٦، الرقم: ٤٠٦٤.

الحديث رقم ٧١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦١٥، الرقم: ٤٠٦٢، ←

Marfat.com

أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: هَلْ رَأَيْتَ كَثِيْبًا أَحْمَرَ يُخَالِطُهُ مَدْرَةٌ حَمْرَاءُ وَسِدْرٌ كَثِيْرٌ بِنَاحِيَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: وَاللهِ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّكَ لَتَنْعَتُهُ نَعْتَ رَجُلٍ قَدْ رَآهُ. قَالَ: لَا، وَلَكِنْ حَدَّثْتُ عَنْهُ. قَالَ الْحَضْرَمِيُّ: وَمَا شَأْنُهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: فِيْهِ قَبْرُ هُوْدٍ عليه السلام.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو حضرموت کے ایک آدمی سے کہتے ہوئے سنا کہ کیا تو نے سرخ رنگ کا ٹیلہ دیکھا ہے جس میں سرخ مٹی کے ڈھیلے اور بہت زیادہ بیری کے درخت ہوں اور یہ فلاں فلاں جگہ پر ہے؟ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم، اے امیرالمومنین! بے شک آپ اس ٹیلے کی نشانیاں اس شخص کی طرح بیان کر رہے ہیں جس نے اسے دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: بلکہ میں تو فقط اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ وہ حضرمی شخص بیان کرتا ہے: اے امیرالمومنین! اس جگہ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

...... والطبري في جامع البيان، ٨/ ٢١٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٢٥.

Marfat.com

٦۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ عليه السلام

﴿حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٧٢/١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١:١٠٤]، ثُمَّ قَالَ: أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم روزِ حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا، ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ساری

الحديث رقم ٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم، ٤/١٦٩١، الرقم: ٤٣٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤/٢١٩٤، الرقم: ٢٨٦٠، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في شأن الحشر، ٤/٦١٥، الرقم: ٢٤٢٣، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: البعث، ٤/١١٤، الرقم: ٢٠٨١-٢٠٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٣، الرقم: ١٩٥٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٢٣، الرقم: ٧٣٢٨، والدارمي في السنن، ٢/٤١٩، الرقم: ٢٨٠٠.

مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٧٣ / ٢۔ عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اُمِ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے (نمرود کی) جلائی گئی آگ میں (اسے بھڑکانے کے لئے) پھونکیں مارتی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧٤ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣ / ١٢٢٦، الرقم: ٣١٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٢٠٠، الرقم: ٢٥٦٨٤، وابن راهويه في المسند، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ١١١٣، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٤٥٠، الرقم: ١٥٥٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ٣١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٨٠، الرقم: ٤٥١٦.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل إبراهيم الخليل عليه السلام، ٤ / ١٨٣٩، الرقم: ٢٣٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، ٤ / ٢١٨، الرقم: ٤٦٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٥٢٠، ـــ

Marfat.com

وفي رواية لابن عساكر: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا خَيْرَ النَّاسِ قَالَ: ذَاکَ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَالَ: يَا أَعْبَدَ النَّاسِ، قَالَ: ذَاکَ دَاوُدُ عليه السلام.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا خیر البریة! (اے مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور ابن عساکر کی روایت میں ہے: ’’ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا خیر الناس! (اے لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب ہے)۔ پھر اس آدمی نے عرض کیا: یا أعبد الناس! (یعنی اے سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت داود علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب ہے)۔‘‘

۴/۷۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيْلُ رَبِّي (وفي رواية للحاكم: وَأَنَّ

الرقم: ۱۱۶۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۸، ۱۸۴، الرقم: ۱۲۸۴۹، ۱۲۹۳۰-۱۲۹۳۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۹، الرقم: ۳۱۸۱۶، وأبو يعلى في شعب الإيمان، ۲/۱۸۳، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۶/۲۲۰، ۷/۸۶.

الحديث رقم ۷۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۵/۲۲۳، الرقم: ۲۹۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۰۰، ۴۲۹، الرقم: ۳۸۰۰، ۴۰۸۸، ←

Marfat.com

وَلِيِّي، وَخَلِيْلِي، أَبِي إِبْرَاهِيْمُ) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾، [آل عمران، ٣: ٦٨]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کے انبیاء کرام میں سے دوست ہوتے ہیں اور بے شک میرے دوست، میرے والد اور میرے رب کے دوست ہیں (اور حاکم کی روایت میں ہے: اور بے شک میرے دوست اور میرے خلیل میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: (بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب (اور حقدار) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان (کے دین) کی پیروی کی ہے اور (وہ) یہی نبی (ﷺ) اور (ان پر) ایمان لانے والے ہیں، اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ترین ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٦ / ٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا بَنَى إِبْرَاهِيْمُ الْبَيْتَ

...... والحاكم في المستدرك، ٢ / ٣٢٠، ٦٠٣، الرقم: ٣١٥١، ٤٠٣٠-٤٠٣١، والبزار في المسند، ٥ / ٣٤٥، ٣٥١، الرقم: ١٩٧٣، ١٩٨١، وابن منصور في السنن، ٣ / ١٠٤٧، الرقم: ٥٠١، سنده صحيح.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠١، الرقم: ٤٠٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥ / ١٧٦، الرقم: ٩٦١٣، وفي شعب الإيمان، ٣ / ٤٣٩، الرقم: ٣٩٩٨، والطبري في جامع البيان، ١٧ / ١٤٤، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١ / ١٥٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣ / ٢٢.

أَوْصَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ قَالَ: فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ: أَلاَ إِنَّ رَبَّكُمْ قَدِ اتَّخَذَ بَيْتًا وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَحُجُّوْهُ فَاسْتَجَابَ لَهُ مَا سَمِعَهُ مِنْ حَجَرٍ، أَوْ شَجَرٍ، أَوْ أَكَمَةٍ، أَوْ تُرَابٍ لَبَّيْکَ اللَّهُمَّ لَبَّيْکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کی ندا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا: جان لو! بے شک تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے اور تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی زیارت (حج) کرو۔ پس ان کی ندا پر پتھروں، درختوں، ٹیلوں اور مٹی میں سے جس جس نے اس ندا کو سنا ﴿لبیک اللھم لبیک﴾ ’’اے اللہ ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں‘‘ کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧٧/ ٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: الْإِسْلَامُ ثَلَاثُوْنَ سَهْمًا وَمَا ابْتُلِيَ بِهَذَا الدِّيْنِ أَحَدٌ فَأَقَامَهُ إِلَّا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَإِبْرَاهِيْمَ الَّذِي وَفَّى﴾ [النجم، ٥٣: ٣٧] فَكَتَبَ اللهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُخْتَصَرًا.

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٠٢، الرقم: ٤٠٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٣١، الرقم: ٣١٨٢٩، والطبري في جامع البيان، ١/ ٥٢٤، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١/ ١٦٨، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦/ ١٩٤.

Marfat.com

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے تیس حصے ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں جسے اس دین کے ذریعے آزمایا گیا اور وہ اس آزمائش پر پورا اترا ہو سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے (اللہ کے ہر امر کو) بتمام وکمال پورا کیا۔‘‘ پس (اسی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے آگ سے براءت مقدر کر دی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے مختصرا روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۷۸/ ۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا إِبْرَاهِيْمُ، أَنْتَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِکَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ حشر) لوگ کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور آپ کی دوستی کا آسمان والوں اور زمین والوں نے بھی خوب سن رکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۹/ ۸. عَنْ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ

الحديث رقم ۷۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۵۹۹، الرقم: ۴۰۱۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/ ۳۹۵، الرقم: ۳۱۸۱.

الحديث رقم ۷۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۷/ ۲۵۸، الرقم:

الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ خَلِيْلَانِ دُوْنَ سَائِرِهِمْ قَالَ: فَخَلِيْلِي مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْلُ اللهِ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر دو نبی دوسرے تمام لوگوں کے علاوہ روزِ قیامت آپس میں دوست ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس اس دن ان میں سے میرا دوست وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا بھی دوست ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ دُرٍّ لَا صَدْعَ فِيْهِ وَلَا وَهْنَ أَعَدَّهُ اللهُ لِخَلِيْلِهِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں موتیوں سے بنا ہوا ایک محل ہے جس میں نہ تو کوئی شگاف ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی کمزوری، اس گھر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے تیار کیا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام بزار نے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے اور ان دونوں کے رجال رجالِ صحیح ہیں جیسا کہ امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

—— ۷۰۵۲، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۶/۲۹۷، والعسقلاني في لسان الميزان، ۶/۱۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۰۱.

الحديث رقم ۸۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۲۹، الرقم: ۶۵۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۰۱، وقال: ورواه البزار بنحوه، وابن كثير في قصص الأنبياء، ۱/۱۷۹.

Marfat.com

٧۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْمَاعِيْلَ ذَبِيْحِ اللهِ عليه السلام

﴿حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٨١ / ١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم کرتے اور فرماتے: تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان ہی کلمات تعوذ کے ساتھ دم کیا کرتے تھے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾ ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور

الحديث رقم ٨١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣ / ١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، والترمذي في السنن، كتاب: الطب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الرقية من العين، ٤ / ٣٩٦، الرقم: ٢٠٦٠، وقال: هذا حديث حسن، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤ / ٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، وابن ماجة في السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوّذ به النبيّ ﷺ وما عُوِّذ به، ٢ / ١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٢٥٠، الرقم: ١٠٨٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٧٠، الرقم: ٢٤٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٤٧، الرقم: ٢٣٥٧٧.

Marfat.com

ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨٢ / ٢۔ عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَبِيُّ اللهِ الَّذِي سَمَّاهُ اللهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَجُلًا فِيْهِ حِدَّةٌ. يُجَاهِدُ أَعْدَاءَ اللهِ وَيُعْطِيْهِ اللهُ النَّصْرَ عَلَيْهِمْ وَالظَّفَرَ، وَكَانَ شَدِيْدَ الْحَرْبِ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ صَغِيْرَ الرَّأْسِ، غَلِيْظَ الْعُنُقِ، طَوِيْلَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ. يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ رُكْبَتَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ، صَغِيْرَ الْعَيْنَيْنِ، طَوِيْلَ الْأَنْفِ، عَرِيْضَ الْكَتِفِ، طَوِيْلَ الْأَصَابِعِ، بَارِزَ الْخَلْقِ. قَوِيٌّ شَدِيْدٌ، عَنِيْفٌ عَلَى الْكُفَّارِ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا. قَالَ: وَكَانَتْ زَكَاتُهُ الْقُرْبَانَ إِلَى اللهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَكَانَ لَا يَعِدُ أَحَدًا شَيْئًا إِلَّا أَنْجَزَهُ فَسَمَّاهُ اللهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے وہ نبی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے صادق الوعد (یعنی وعدے کے سچے) کا نام دیا اور آپ علیہ السلام ایسے شخص تھے جن میں (حق کے معاملہ میں) سختی پائی جاتی تھی۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے اور اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کو ان پر فتح و نصرت عطا فرماتا اور آپ علیہ السلام کفار کے خلاف بہت زیادہ لڑائی کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ متناسب سر بھاری گردن، لمبے ہاتھوں اور لمبی ٹانگوں والے تھے۔ آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ حالتِ قیام

الحديث رقم ٨٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠٣، الرقم: ٤٠٣٣.

Marfat.com

میں اپنے گھٹنوں پر مار سکتے تھے۔ چھوٹی آنکھوں، لمبی ناک، چوڑے شانوں، لمبی انگلیوں والے اور لوگوں میں سب سے نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ آپ علیہ السلام بہت زیادہ طاقتور اور کفار پر بہت زیادہ سخت تھے، آپ علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے ہاں محبوب تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کی زکوٰۃ اپنے اہل کے اموال میں سے اللہ کا قرب حاصل کرنا تھا اور آپ علیہ السلام کسی شخص سے کسی چیز کا وعدہ نہیں فرماتے تھے مگر یہ کہ آپ اس وعدہ کو ضرور پورا کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کا نام صادق الوعد رکھا اور آپ علیہ السلام اللہ کے سچے رسول اور نبی تھے۔"

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

٨٣ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلذَّبِيْحُ إِسْمَاعِيْلُ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ [الصافات، ٣٧: ١٠٧]، قَالَ: إِسْمَاعِيْلُ ثُمَّ ذَبَحَ إِبْرَاهِيْمُ الْكَبْشَ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: الْمَفْدِيُّ إِسْمَاعِيْلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ أَنَّهُ إِسْحَاقُ وَكَذَبَتِ الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠٤-٦٠٥، الرقم: ٤٠٣٤-٤٠٣٥، ٤٠٣٧-٤٠٣٨، والطبري في جامع البيان، ٢٣ / ٨٣-٨٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥ / ١٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤ / ١٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢ / ٣٧٨-٣٧٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١ / ١٦٠.

Marfat.com

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آیہ مبارکہ: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ذبح عظیم سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (ان کی جگہ جنتی) مینڈھے کو ذبح کیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس کا فدیہ دیا گیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور یہود کا یہ گمان ہے کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں اور یہود جھوٹے ہیں۔"

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٨٤ / ٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في قوله ﷻ: ﴿وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَإِبْرَاهِيْمَ﴾ [الصافات، ٣٧:٨٣]، قَالَ: مِنْ شِيْعَةِ نُوْحٍ إِبْرَاهِيْمُ عَلَى مِنْهَاجِهِ وَسُنَّتِهِ بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ شَبَّ حَتَّى بَلَغَ سَعْيُهُ سَعْيَ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَمَلِ: ﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا﴾ مَا أُمِرَ بِهِ ﴿وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ﴾ [الصافات، ٣٧:١٠٣]، وَضَعَ وَجْهَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ: لَا تَذْبَحْنِي، وَأَنْتَ تَنْظُرُ عَسَى أَنْ تَرْحَمَنِي، فَلَا تُجْهِزْ عَلَيَّ. ارْبُطْ يَدَيَّ إِلَى رَقَبَتِي، ثُمَّ ضَعْ وَجْهِي عَلَى الْأَرْضِ، فَلَمَّا أَدْخَلَ يَدَهُ لِيَذْبَحَهُ فَلَمْ يَحُكَّ الْمُدْيَةُ حَتَّى نُوْدِيَ: ﴿أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾، [الصافات، ٣٧: ١٠٤.١٠٥]، فَأَمْسَكَ يَدَهُ وَرَفَعَ، قَوْلُهُ: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾، [الصافات، ٣٧:١٠٧]، بِكَبْشٍ

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٦٨، الرقم: ٣٦١٢، والطبري في جامع البيان، ٢٣/٨٠، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١/١٦٦، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٥/٢٦٧، الرقم: ١٠٣.

عَظِيْمٍ مُتَقَبَّلٍ، وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الذَّبِيْحَ إِسْمَاعِيْلُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''بے شک ان کے گروہ میں سے ابراہیم (علیہ السلام) (بھی) تھے۔'' کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے گروہ میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جو ان کے راستے اور سنت پر تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دوڑ کر چل سکنے (کی عمر) کو پہنچ گئے اور جوان ہو گئے یہاں تک کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمل میں سعی و کوشش حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سعی و کوشش تک پہنچ گئی۔ پس جب دونوں نے حکم الٰہی کو تسلیم کر لیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے انہیں پیشانی کے بل لٹا دیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے ذبح نہیں کر رہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ شاید آپ مجھ پر رحم کریں اور نہ ہی مجھے ذبح کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ پس آپ میرے ہاتھ میری گردن کے ساتھ باندھ دیں پھر مجھے پیشانی کے بل لٹا دیں۔ پس جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ہاتھ چھری نکالنے کے لئے ڈالا تاکہ انہیں ذبح کر سکیں لیکن چھری نہ چلی یہاں تک کہ انہیں ندا دی گئی: ''اے ابراہیم! واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچا کر دکھایا۔'' تو انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا (ان کی گردن سے) اٹھا لیا۔

اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ سے مراد ہے بارگاہِ الٰہی میں مقبول مینڈھے (کی قربانی کے بدلے) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے خیال کے مطابق ذبیح سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔''

اسے امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

٨٥ / ٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَوَضَعَ الْكِتَابَ عَلَى لَفْظِهِ وَمَنْطِقِهِ ثُمَّ جَعَلَ كِتَاباً وَاحِدًا مِثْلُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَوْصُوْلِ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَلَدُهُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ صلوات الله عليهما. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے عربی زبان بولی اور اپنے الفاظ اور منطق (بول چال) پر کتاب کو وضع کی پھر کتاب کو اس طرح ایک کیا کہ وہ آپس میں ملی ہوئی ہو جیسا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کتابت، یہاں تک کہ اس کتابت کو جدا جدا کیا، (ان تمام امور کو سرانجام دینے والے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٨٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠٢، الرقم: ٤٠٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٣٣، الرقم: ١٦١٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٤٠٣.

Marfat.com

٨۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْحَاقَ عليه السلام

﴿حضرت اسحاق علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٨٦ / ١۔ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ نُوْرًا وَضِيَاءً وَقُرَّةَ عَيْنٍ لِوَالِدَيْهِ، فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَأَكْثَرَهُ جَمَالًا وَأَحْسَنَهُ مَنْطِقًا فَكَانَ أَبْيَضَ جَعْدَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ مُشْبَهًا بِإِبْرَاهِيْمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَوُلِدَ لِإِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ وَعَيْصٌ فَكَانَ يَعْقُوْبُ أَحْسَنَهُمَا وَأَنْطَقَهُمَا وَأَكْثَرَهُمَا جَمَالًا وَظَرْفًا ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے نور، روشنی اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ پس آپ علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت چہرے والے تھے اور بہت زیادہ جمال والے اور خوبصورت گفتگو والے تھے۔ آپ علیہ السلام سفید رنگت والے، سر اور داڑھی کے گھنگریالے بالوں والے تھے۔ آپ ظاہری نقوش میں اور حسنِ خلق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے ہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیص علیہ السلام پیدا ہوئے پس ان دونوں میں سے حضرت یعقوب علیہ السلام زیادہ حسین، زیادہ فصیح و بلیغ اور زیادہ حسن و جمال اور دانائی والے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

- الحديث رقم ٨٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠٧، الرقم: ٤٠٤٣.

Marfat.com

٨٧/ ٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: ﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ﴾، [الصافات، ٣٧:١١٢]، قَالَ: بُشْرَى نُبُوَّةٍ بُشِّرَ بِهِ مَرَّتَيْنِ حِيْنَ وُلِدَ وَحِيْنَ نُبِّيءَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ ﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس خوشخبری سے مراد نبوت کی خوشخبری ہے جو انہیں دو مرتبہ دی گئی۔ (پہلی) جب آپ پیدا ہوئے اور (دوسری) جب آپ کو منصبِ نبوت عطا ہوا۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الحديث رقم ٨٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٠٧، الرقم: ٤٠٤٤، والطبري في جامع البيان، ٢٣/ ٨٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/ ١١٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٢٠.

Marfat.com

٩۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ لُوْطٍ عليه السلام

﴿حضرت لوط علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٨٨ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تعالى: ﴿أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾ [هود، ١١: ٨٠]، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: رَحِمَ اللهُ لُوْطًا كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَمَا بَعَثَ اللهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''یا میں (آج) کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے آپ علیہ السلام مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کی بات کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر ان کی قوم کی کثیر تعداد میں۔''

الحديث رقم ٨٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة يوسف، ٥ / ٢٩٣، الرقم: ٣١١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٣٢، ٣٨٤، الرقم: ٨٣٧٣، ٨٩٧٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢١٢، الرقم: ٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٨٦-٨٧، الرقم: ٦٢٠٦-٦٢٠٧، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦١١، ٦١٢، الرقم: ٤٠٥٤-٤٠٥٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٢٦٣، الرقم: ٨١٣٣، والطبري في جامع البيان، ١٢ / ٨٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٩ / ٧٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢ / ٤٥٥.

Marfat.com

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، بخاری نے الادب المفرد میں اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

۸۹/ ۲۔ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ ﷺ قَالَ: كَانَ لُوْطٌ عليه السلام نَبِيَّ اللهِ وَكَانَ ابْنَ أَخِي إِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ رَجُلًا أَبْيَضَ حَسَنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْأَنْفِ صَغِيْرَ الْأُذُنِ طَوِيْلَ الْأَصَابِعِ جَيِّدَ الثَّنَايَا أَحْسَنَ النَّاسِ مَضْحَكًا إِذَا ضَحِكَ وَأَحْسَنَهُ وَأَرْزَنَهُ وَأَحْكَمَهُ وَأَقَلَّهُ أَذًى لِقَوْمِهِ وَهُوَ حِيْنَ بَلَغَهُ عَنْ قَوْمِهِ مَا بَلَغَهُ مِنَ الْأَذَى الْعَظِيْمِ الَّذِي أَرَادُوْهُ عَلَيْهِ حَيْثُ يَقُوْلُ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب الاحبار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کے بیٹے تھے اور آپ علیہ السلام سفید رنگت والے، خوبصورت چہرے والے، باریک ناک والے، چھوٹے کانوں والے، لمبی انگلیوں والے، خوبصورت دانتوں والے تھے۔ جب ہنستے تھے تو تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت لگتے تھے۔ آپ علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، وقار والے اور حکمت والے اور سب سے کم اپنی قوم کو تکلیف دینے والے تھے اور جب آپ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف سے تکلیف پہنچی جو بھی پہنچی جس کا آپ کی قوم نے آپ کے لئے ارادہ کیا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا: (اگر مجھ میں تمہارے مقابلہ کی ہمت ہوتی یا میں (آج) کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔)“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۸۹: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۶۱۲، الرقم: ۴۰۵۷۔

Marfat.com

١٠ ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُوسُفَ عليه السلام

﴿حضرت یوسف علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

٩٠ / ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ. فَقَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُکَ. قَالَ: فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللهِ بْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللهِ. قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُکَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر سب سے کریم اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل کے پوتے ہیں۔ صحابہ

الحديث رقم ٩٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣ / ١٢٢٤، الرقم: ٣١٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل يوسف عليه السلام، ٤ / ١٨٤٦، الرقم: ٢٣٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٦٧، الرقم: ١١٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٣١، الرقم: ٩٥٦٤، والدارمي في السنن، ١ / ٨٤، الرقم: ٢٢٣، وأبو يعلى في المسند، ١١ / ٤٣٨، الرقم: ٦٥٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٢٣، الرقم: ٤٠٨٣، وقال: هذا حديث صحيح، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٥٨، الرقم: ١٢٩.

Marfat.com

کرام ﷺ نے عرض کیا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے نہیں پوچھ رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم قبائل عرب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں افضل تھے وہ لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جبکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۱ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ. وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معزز ابن معزز ابن معزز ابن معزز تو صرف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم (علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات) ہیں اور حضرت براء ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

الحديث رقم ۹۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من انتسب إلى آبائه في الإسلام والجاهلية، ۳/ ۱۲۹۸، وعن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، في كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: ويتم نعمته عليك وعلى آل يعقوب، ٤/ ۱۷۲۸، الرقم: ٤٤۱۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يوسف، ٥/ ۲۹۳، الرقم: ۳۱۱٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۹٦، الرقم: ٥۷۱۲، ۸۳۷۳، ۹۳٦۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/ ۹۲، الرقم: ٥۷۷٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۲۱٤، الرقم: ۲٦٥۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/ ۳۳۸، الرقم: ٥۹۳۲، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۰۸، الرقم: ۸۹٦.

Marfat.com

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

٩٢ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيَ يُوْسُفُ عليه السلام شَطْرَ الْحُسْنِ. وفي رواية: أُعْطِيَ يُوْسُفُ وَأُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْيَعْلَى.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: أُعْطِيَ يُوْسُفُ عليه السلام وَأُمُّهُ ثُلُثَ حُسْنِ الْخَلْقِ. وفي رواية: ثُلُثَ الْحُسْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ کو کل مخلوق کا ایک تہائی حسن نصیب ہوا، اور ایک روایت میں ہے کہ کل حسن کا ایک تہائی حصہ نصیب ہوا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٨٦، الرقم: ١٤٠٨٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٢٢، الرقم: ٤٠٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/ ٤٢، ٦/ ٣٤٧، الرقم: ٣١٩٢٠۔ ٣١٩٢١، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ١٠٧، الرقم: ٣٣٧٣، والطبري في جامع البيان، ١٢/ ٢٠٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٤٧٧۔٤٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٣، وقال: ورجاله رجال الصحيح، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ١٦١، الرقم: ٤١٦، وسنده صحيح.

۴/۹۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ عِلْمُ اللهِ وَحِكْمَتُهُ فِي وَرَثَةِ إِبْرَاهِيْمَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ آتَى اللهُ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ مُلْکَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَمَلَکَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَذٰلِکَ قَوْلُهُ فَلَمَّا أَنْزَلَ مِنْ كِتَابِهِ: ﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ﴾ [يوسف، ۱۲: ۱۰۱]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی حکمت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ورثاء کو نصیب ہوتی رہی۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کو ارضِ مقدسہ کی حکومت عطا فرمائی پس آپ نے ۷۲ سال حکومت کی اور (قرآن پاک میں) حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ فرمان ہے: ’’اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی اور مجھے باتوں کی تاویل سکھائی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

۵/۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّمَا اشْتُرِيَ يُوْسُفُ بِعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَكَانَ أَهْلُهُ حِيْنَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ بِمِصْرَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا رِجَالُهُمْ أَنْبِيَاءُ وَنِسَاؤُهُمْ صِدِّيْقَاتٌ وَاللهِ، مَا خَرَجُوْا مَعَ مُوْسَى حَتّٰى بَلَغُوْا سِتَّمِائَةِ أَلْفٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا.

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۶۲۴، ۶۳۱، الرقم: ۴۰۸۹، ۴۱۰۶.

الحديث رقم ۹۴: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۶۲۵، الرقم: ۴۰۹۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/ ۲۲۰، الرقم: ۹۰۶۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/ ۳۹، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت یوسف علیہ السلام کو بیس درہم میں خریدا گیا اور آپ علیہ السلام کے اہل کی تعداد جب آپ کو مصر میں ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تین سو نوے انسان تھی۔ ان کے مرد انبیاء اور ان کی عورتیں صدیقات تھیں اور اللہ کی قسم! وہ سارے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہ نکلے یہاں تک کہ ان کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار نہ ہوگئی۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٩٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ يَصِفُ يُوْسُفَ عليه السلام حِيْنَ رَآهُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا صُوْرَتُهُ كَصُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَخُوْكَ يُوْسُفُ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ اللهُ قَدْ أَعْطَى يُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ حَتَّى كَانَ يُقَالُ وَاللهِ، أَعْلَمُ أَنَّهُ أُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ وَقُسِّمَ النِّصْفُ الْآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ حضرت یوسف علیہ السلام کا وصف بیان کر رہے تھے جب

الحديث رقم ٩٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٣، الرقم: ٤٠٨٧، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١/٣٢١.

Marfat.com

آپ ﷺ نے انہیں (معراج کی رات) تیسرے آسمان پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا شخص دیکھا جس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح تھی۔ پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و ہیبت عطا کر رکھی تھی جو عالمین میں سے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کسی کو عطا کی۔ یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پورے حسن کا آدھا حصہ اور دوسرا حصہ (تمام) لوگوں کو عطا ہوا۔"

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

٩٦/ ٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُعْطِيَ يُوْسُفُ وَأُمُّهُ ثُلُثَيِ الْحُسْنِ مِنْ حُسْنِ النَّاسِ فِي الْوَجْهِ وَالْبَيَاضِ وَغَيْرِ ذٰلِکَ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا أَتَتْهُ غَطّٰى وَجْهَهُ مَخَافَةَ أَنْ تَفْتَتِنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کی والدہ محترمہ کو لوگوں کے حسن میں سے دو تہائی حسن چہرہ اور سفیدی اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں عطا ہوا اور جب کوئی عورت آپ کے پاس آتی تو آپ علیہ السلام اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے مبادا وہ عورت کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔"

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ١٠٦، الرقم: ٨٥٥٧، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/ ٢٩٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٤٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٣، وقال: رواه الطبراني موقوفا ورجاله رجال الصحيح.

١١ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَيُّوْبَ عليه السلام

﴿حضرت ایوب علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١/٩٧ـ عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ أَيُّوْبُ بْنُ أُمُوصَ عليه السلام نَبِيَّ اللهِ الصَّابِرَ الَّذِي جَلَبَ عَلَيْهِ إِبْلِيسُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا فَأَلْقَى اللهُ عَلَى أَيُّوْبَ السَّكِيْنَةَ وَالصَّبْرَ عَلَى بَلَائِهِ الَّذِي ابْتَلَاهُ فَسَمَّاهُ اللهُ: نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ، وَكَانَ أَيُّوْبُ رَجُلًا طَوِيْلًا جَعْدَ الشَّعْرِ وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ حُسْنَ الْخَلْقِ وَكَانَ عَلَى جَبِيْنِهِ مَكْتُوْبٌ اَلْمُبْتَلَى الصَّابِرُ، وَكَانَ قَصِيْرَ الْعُنُقِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ غَلِيْظَ السَّاقَيْنِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَكَانَ يُعْطِي الْأَرَامِلَ وَيَكْسُوْهُمْ جَاهِدًا نَاصِحًا لِلّٰهِ عزوجل. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صابر نبی تھے جن کو شیطان نے ایذا دینے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی اس آزمائش پر جس میں اس نے آپ کو مبتلا کیا آپ پر سکون اور صبر نازل کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ﴿نعم العبد إنه اوّاب﴾ یعنی ''کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا۔'' کا نام دیا اور آپ درازقد، گھنگریالے بال، چوڑی آنکھوں، خوبصورت خلقت والے تھے اور آپ کی پیشانی پر (المبتلی الصّابر) ''آزمودہ صابر'' لکھا ہوا تھا اور آپ چھوٹی گردن، چوڑے سینے، سخت بازوں اور پنڈلیوں والے تھے۔ آپ محتاجوں کو عطا کرنے اور انہیں کپڑے پہنانے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد اور نصیحت کرنے والے تھے۔''

الحديث رقم ٩٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٤، الرقم: ٤١١٣.

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۸ / ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ امْرَأَةَ أَيُّوبَ عليه السلام قَالَتْ لَهُ: وَاللهِ قَدْ نَزَلَ بِي الْجَهْدُ وَالْفَاقَةُ مَا أَنْ بَعَثَ قَوْمِي بِرَغِيفٍ فَأَطْعَمْتُکَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَشْفِيَکَ. قَالَ: وَيْحَکِ كُنَّا فِي النَّعْمَاءِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَنَحْنُ فِي الْبَلَاءِ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! بے شک بھوک اور فاقہ نے ہمارے ہاں گھر کر لیا ہے اور میری قوم نے ایک روٹی تک نہیں بھیجی کہ میں آپ کو کھلاتی۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا عطا کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو۔ ہم ستر سال تک ہر آسائش زندگی میں تھے۔ اب ہم صرف سات سال سے آزمائش میں ہیں۔ (پس ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے)۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۹ / ۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَمَّا عَافَى اللهُ أَيُّوْبَ أَمْطَرَ عَلَيْهِ جَرَادًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَأْخُذُهُ بِيَدِهِ وَيَجْعَلُهُ فِي ثَوْبِهِ فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَيُّوبُ، أَمَا تَشْبَعُ؟ قَالَ: وَمَنْ يَشْبَعُ مِنْ رَحْمَتِکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٩٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٣٥، الرقم: ٤١١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ١٤٧، الرقم: ٩٧٩٤.

الحديث رقم ٩٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٣٦، الرقم: ٤١١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٧٥، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ٤٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ١٩٠.

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت و تندرستی عطا فرمائی تو آپ پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش کی۔ پس آپ علیہ السلام انہیں اپنے ہاتھ سے اٹھاتے جاتے اور اپنے کپڑے میں ڈالتے جاتے تو انہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا: اے ایوب! کیا تم سیر نہیں ہوئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! تیری رحمت سے کون سیر ہوتا ہے (کہ اسے مزید رحمت کی ضرورت نہ رہے)۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/ ٤. عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: ابْتُلِيَ أَيُّوْبُ سَبْعَ سِنِيْنَ مُلْقًى عَلَى كُنَاسَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ سات سال تک حضرت ایوب علیہ السلام آزمائش میں مبتلا بیت المقدس کی مٹی پر لیٹے رہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۰۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ٦٣٦، الرقم: ٤١١٧.

Marfat.com

١٢۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُونُسَ عليه السلام

﴿حضرت یونس علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٠١ / ١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ: مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے: میں حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ آپ ﷺ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب فرمایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے شب اسراء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز قد کے مالک تھے گویا آپ علیہ السلام قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں اور فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے اور میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ نے داروغۂ جہنم اور دجّال کا ذکر بھی فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

الحديث رقم ١٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى، ٣ / ١٢٤٤، الرقم: ٣٢١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في ذكر يونس، ٤ / ١٨٤٦، الرقم: ٢٣٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٣١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ١٣٤، الرقم: ٦٢٤١، وابن منده في الإيمان، ٢ / ٧٣٥، الرقم: ٧٢٠، وأبو عوانة في المسند، ١ / ١٣١، الرقم: ٣٩٠.

Marfat.com

١٠٢ / ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لهما: قَالَ: مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور متفق علیہ روایت میں ہی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔''

الحديث رقم ١٠٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وإن يونس لمن المرسلين، ٣ / ١٢٥٥، الرقم: ٣٢٣٤، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح، ٤ / ١٦٨١، الرقم: ٤٣٢٧-٤٣٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في ذكر يونس، ٤ / ١٨٤٦، الرقم: ٢٣٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في كراهية الصلاة بعد العصر وبعد الفجر، ١ / ٣٤٣-٣٤٤، الرقم: ١٨٣، وفي كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الزمر، ٥ / ٣٧٣، الرقم: ٣٢٤٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ٢ / ١٤٢٨، الرقم: ٤٢٧٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٤١، الرقم: ١١١٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٤٠٥، الرقم: ٩٢٤٤۔

Marfat.com

١٠٣/٣. عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾، [الأنبياء، ٢١:٨٧]، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونس) ؑ کی وہ دعا جو آپ ؑ نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یہ ہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ ''اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔'' پس بے شک جو بھی مسلمان جب بھی کسی چیز کے بارے میں یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی یہ دعا قبول فرماتا ہے۔''

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٩، الرقم: ٣٥٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٠-١٠٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ١٤٦٢، وأبويعلى في المسند، ٢/١١٠، الرقم: ٧٧٢، والبزار في المسند، ٣/٣٦٣، الرقم: ١١٦٣، ٤/٢٥، الرقم: ١١٨٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٧، الرقم: ٤١٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٣٢، الرقم: ٦٢٠، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٦، الرقم: ٦٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢٣٤-٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢١٣، الرقم: ٣٠٤٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٢٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٤٠، وقال: صحيح الإسناد.

Marfat.com

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٤ / ٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ آدَمَ إِلَّا قَدْ أَخْطَأَ أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ لَيْسَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا وَمَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عليه السلام.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُويَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے خطا نہ کی ہو یا خطا کا ارادہ نہ کیا سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے اور کسی کے لئے یہ روا نہیں ہے کہ وہ یہ کہے: میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٥ / ٥۔ عَنِ الْحَسَنِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا وَقَعَ يُونُسُ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ظَنَّ أَنَّهُ الْمَوْتُ فَحَرَّكَ رِجْلَيْهِ فَإِذَا هِيَ تَتَحَرَّكُ فَسَجَدَ وَقَالَ: يَا

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٩١، ٢٩٥، ٣٠١، ٣٢٠، الرقم: ٢٦٥٤، ٢٦٨٩، ٢٧٣٦، ٢٩٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٤٥، الرقم: ٣١٩٠٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٤١٨، الرقم: ٢٥٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٢١٦، الرقم: ١٢٩٣٣، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٤/ ١٩٩، الرقم: ٢١١٠، وابن الملقن في خلاصة البدر المنير، ٢/ ٤٤٠، الرقم: ٢٩٠٣.

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٣٩، الرقم: ٤١٢٩، والطبري في جامع البيان، ١٧/ ٨١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ١٩٣، ٤/ ٢٢.

رَبِّ، اتَّخَذْتُ لَکَ مَسْجِدًا فِي مَوْضِعٍ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ أَحَدٌ قَطُّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت حسن ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تو آپ کو یہ گمان گزرا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں پس (یہ سوچ کر) انہوں نے اپنی ٹانگ کو حرکت دی تو وہ حرکت کرتی تھی۔ پس (وہیں) آپ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہو گئے اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے تیرے لئے ایسی جگہ کو سجدہ گاہ بنایا ہے جہاں کسی شخص نے کبھی سجدہ نہیں کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٦/١٠٦۔ عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: وَكَانَ يُوْنُسُ بْنُ مَتّٰى الَّذِي سَمَّاهُ اللهُ ذَالنُّوْنِ فَقَالَ: ﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾، [الأنبياء، ٢١:٨٧]، فَاسْتَجَابَ اللهُ لَهُ فَنَجَّاهُ مِنَ الْغَمِّ مِنْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ: ظُلْمَةُ اللَّيْلِ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ، وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوْتِ...... الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذوالنون (مچھلی والے) کا نام دیا اور فرمایا: ’’اور ذوالنون (مچھلی کے پیٹ والے

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٧، الرقم: ٤١٢٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣٩، الرقم: ٣١٨٦٩، والطبري في جامع البيان، ١٧/٨٠، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١/٢٧٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/٣٣٣، ١٥/١٣١، والسيوطي في الجلالين، ١/٤٢٩، الرقم: ٨٧.

Marfat.com

نبی علیہ السلام کو بھی یاد فرمایئے) جب وہ (اپنی قوم پر) غضبناک ہو کر چل دیئے۔ پس انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم ان پر (اس سفر میں) کوئی تنگی نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے تاریکیوں میں (پھنس کر) پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔'' پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں تین تاریکیوں کے غم سے نجات دلائی۔ (اور تین تاریکیاں یہ تھیں:) رات کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی...... الحدیث۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ شُعَيْبٍ عليه السلام

﴿حضرت شعیب علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٠٧/١۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ شُعَيْبًا عليه السلام قَالَ: ذَاکَ خَطِيْبُ الْأَنْبِيَاءِ لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

''امام محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: شعیب علیہ السلام اپنی قوم کی طرف تبلیغ کی خاطر (بار بار) رجوع کرنے کی بناء پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے خطیب تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، حکیم ترمذی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٠٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٠، الرقم: ٤٠٧١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٦٠، والطبري في جامع البيان، ٩/٤، وفي التاريخ، ١/١٩٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٩/٩٠۔

١٤ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مُوْسَى كَلِيْمِ اللهِ عليه السلام

﴿حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٠٨ / ١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَهُمْ يَصُوْمُوْنَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيْهِ مُوْسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسَى شُكْرًا لِلّٰهِ. فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِمُوْسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ (آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر) یہودی کہنے لگے: یہ بڑی عظمت والا دن ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (فرعون کے لشکر سے) بچایا اور

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى [طه:٩]، ٣ / ١٢٤٤، الرقم: ٣٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: صوم يوم عاشوراء، ٢ / ٧٩٦، الرقم: ١١٣٠، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم يوم عاشوراء، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، ١ / ٥٥٢، الرقم: ١٧٣٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢ / ١٥٦-١٥٧، الرقم: ٢٨٣٤-٢٨٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ٣١١، الرقم: ٩٣٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٢٨٨، الرقم: ٧٨٤٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٢٤، الرقم: ١٢٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ٢٨٦، الرقم: ٨١٨٠، وفي شعب الإيمان، ٣ / ٣٦١، الرقم: ٣٧٧٦.

آل فرعون کو غرق کیا تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہودیوں کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں۔ پس آپ ﷺ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٠٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عليه السلام، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوتَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ: فَالْآنَ. فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کو بھیجا گیا، جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو انہوں

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من أحب الدفن في الأرض المقدسة التي أو نحوها، ١/٤٤٩، الرقم: ١٢٧٤، في كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى عليه السلام وذكره بعد، ٣/١٢٥٠، الرقم: ٣٢٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٢، الرقم: ٢٣٧٢، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: نوع آخر، ٤/١١٨-١١٩، الرقم: ٢٠٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١١٢، الرقم: ٦٢٢٣، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٧٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٦٦، الرقم: ٥٩٩.

Marfat.com

نے ملک الموت کو ایک تھپڑ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی۔ پس ملک الموت نے اپنے رب کے پاس جا کر عرض کیا: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: ان کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ ایک بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ دیں۔ پس جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال ان کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت ہے، کہا: تو اب ہی سہی، پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر کر دے (تا کہ میری روح اس مقدس مقام پر قبض ہو اور میری تدفین بھی اس مقدس مقام پر ہو۔ پس ان کی دعا قبول ہو گئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو تمہیں سرخ ٹیلے کے نزدیک راستہ کی ایک جانب ان کی قبر دکھاتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۰ / ۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ:) مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ۱۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ۴ / ۱۸۴۵، الرقم: ۲۳۷۵، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ۳ / ۲۱۵، الرقم: ۱۶۳۱-۱۶۳۲، وفي السنن الكبرى، ۱ / ۴۱۹، الرقم: ۱۳۲۸، وابن حبان في الصحيح، ۱ / ۲۴۲، الرقم: ۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸ / ۱۳، الرقم: ۷۸۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۱۴۸، الرقم: ۱۲۵۲۶-۱۳۶۱۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷ / ۳۳۵، الرقم: ۳۶۵۷۵، وأبويعلى في المسند، ۶ / ۷۱، الرقم: ۳۳۲۵، ←

Marfat.com

”حضرت انس ﷺ سے مروی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں آیا (اور حضرت ہدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ) شب معراج سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١١ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: حَجَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام فِي خَمْسِيْنَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَعَلَيْهِ عِبَاءَ تَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ يُلَبِّي: لَبَّيْکَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْکَ، لَبَّيْکَ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّيْکَ، أَنَا أَعْبُدُکَ، أَنَا لَدَيْکَ، لَدَيْکَ يَا کَشَّافَ الْکُرَبِ قَالَ: فَجَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے پچاس ہزار لوگوں کی معیت میں حج کیا اور آپ پر دو قطوانی عبائیں تھیں اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، ہم تیری عبادت اور

—— وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٧٠، الرقم: ٦٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٤٤.

الحديث رقم ١١١: أخرجه البيهقي في السنن الکبرى، ٥/١٧٧، الرقم: ٩٦١٩، والطبراني في المعجم الکبير، ١٧/١٦، الرقم: ١٢، وابن أبي عاصم في کتاب الزهد، ١/٨٧، وابن عدي في الکامل، ٦/٥٦، والفاکهي في أخبار مکة، ٤/٢٦٨-٢٦٩، الرقم: ٢٦٠١، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٤٩٤، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ٦١/١٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٦٨.

Marfat.com

غلامی کیلئے حاضر ہیں۔ میں تیری عبادت کرتا ہوں، تیرے پاس ہوں، تیرے پاس اے مصائب کو دور کرنے والے۔ آپ بیان کرتے ہیں: پہاڑوں نے آپ کی اس لبیک کا جواب دیا یعنی انہوں نے بھی تلبیہ پڑھا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اسی طرح کی حدیث امام طبرانی اور ابن عاصم نے بھی روایت کی ہے۔

١١٢ / ٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ صَفِيُّ اللهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے منتخب نبی تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١١٣ / ٦۔ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: مَكَثَ مُوْسَى بَعْدَ أَنْ كَلَّمَهُ اللهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ

الحديث رقم ١١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٢٩، الرقم: ٤١٠٠، والطبري في جامع البيان، ٢٠ / ١٠٥، والمناوي في فيض القدير، ٦ / ٢٤٧.

الحديث رقم ١١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٢٩، الرقم: ٤١٠١، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ١٠٩٧، وابن معين في التاريخ (رواية الدوري)، ٣ / ١٨٣، الرقم: ٨٢٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤ / ٣٩٩، ٧ / ١٥.

Marfat.com

رَبِّ الْعَالَمِينَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ.

''حضرت ابوحویرث عبدالرحمن بن معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کے بعد چالیس دن تک ایک جگہ ٹھہرے رہے جو بھی آپ کو دیکھتا وہ اللہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لا کر فوت ہو جاتا۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور عبداللہ بن احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٤/ ٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوْسَى، كَانَ يُبْصِرُ دَبِيْبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ مِنْ مَسِيْرَةِ عَشْرَةِ فَرَاسِخَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا تو آپ علیہ السلام تاریک رات میں دس فراسخ (تیس میل) کی مسافت سے واضح طور پر چیونٹی کے رینگنے کو دیکھ لیتے تھے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١١٥/ ٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فِي هَذَا الْوَادِي مُحْرِمًا بَيْنَ

الحديث رقم ١١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٦٥، الرقم: ٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٤٢٤، الرقم: ٥٣٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٣.

الحديث رقم ١١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ١٤٢، الرقم: ١٠٢٥٥، وفي المعجم الأوسط، ٦/ ٣٠٨، الرقم: ٦٤٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٩/ ٢٧، الرقم: ٥٠٩٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ١٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١١٨، الرقم: ١٧٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ٢٢١، ٨/ ٢٠٤.

Marfat.com

قِطْوَانِيَّتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالتِ اِحرام میں دیکھ رہا ہوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو یعلی اور ابو نعیم نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

Marfat.com

١٥۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هَارُوْنَ عليه السلام

﴿حضرت ہارون علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١١٦/ ١۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيْحَ اللِّسَانِ بَيِّنَ الْمَنْطِقِ يَتَكَلَّمُ فِي تُؤَدَةٍ وَيَقُوْلُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ أَطْوَلَ مِنْ مُوْسَى طُوْلًا وَأَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ وَكَانَ أَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَأَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَأَعْظَمَهُمَا أَلْوَاحًا، وَكَانَ مُوْسَى رَجُلًا جَعْدًا آدَمَ طِوَالًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيَّ شَامَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُوْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام فصیح اللسان اور واضح کلام فرمانے والے تھے۔ آپ پرسکون لہجہ میں بات کرتے تھے اور علم وحلم کی بات کرتے تھے اور قد میں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبے تھے اور عمر میں بھی ان سے بڑے تھے اور ان سے زیادہ پرگوشت اور سفید جسم والے تھے اور آپ کے جسم کی ہڈیاں بھی ان کے جسم کی ہڈیوں سے بڑی تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے، گندم گوں اور لمبے قد کے مالک تھے گویا کہ آپ قبیلہ شنوہ کے کوئی شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے دائیں ہاتھ میں مہرِ نبوت ہوتی تھی سوائے

الحديث رقم ١١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٣١، الرقم: ٤١٠٥.

Marfat.com

ہمارے نبی مکرم ﷺ کے۔ پس آپ کی مہرِ نبوت آپ کے مبارک شانوں کے درمیان تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہر میرے شانوں کے درمیان ہے یہ (میری اور) مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی مہر ہے کیونکہ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول ہے (اس لئے میرے بعد کسی کے لئے بھی ایسی مہر نہیں ہو گی)۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

١١٧ / ٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ عَلِيٍّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﷻ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوْا﴾، [الأحزاب، ٣٣: ٦٩]، قَالَ: صَعِدَ مُوْسَى وَهَارُوْنُ الْجَبَلَ فَمَاتَ هَارُوْنُ فَقَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى: أَنْتَ قَتَلْتَهُ كَانَ أَشَدَّ حُبًّا لَنَا مِنْكَ وَأَلْيَنَ لَنَا مِنْكَ فَآذَوْهُ فِي ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ فَحَمَلَتْهُ فَمَرُّوا بِهِ عَلَى مَجَالِسِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَتَّى عَلِمُوا بِمَوْتِهِ فَدَفَنُوْهُ وَلَمْ يَعْرِفْ قَبْرَهُ إِلَّا الرَّخَمُ وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ أَصَمَّ أَبْكَمَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْمَقْدَسِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ: الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٣٣، الرقم: ٤١١٠، وأبوالمحاسن في معتصر المختصر، ٢ / ١٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ٢٣٢، الرقم: ٦١١، والمحاملي في الأمالي، ١ / ١٩٥، الرقم: ١٧٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٨ / ٥٣٥، والطبري في جامع البيان، ٢٢ / ٥٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٥٢١.

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوْا﴾ ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (گستاخانہ کلمات کے ذریعے) اذیت پہنچائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ان باتوں سے بے عیب ثابت کر دیا جو وہ کہتے تھے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام ایک پہاڑ پر چڑھے۔ پس اس پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام وفات پا گئے (یہ خبر سن کر) بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ نے انہیں قتل کیا ہے وہ آپ سے زیادہ ہم سے پیار کرنے والے اور ہمارے لئے نرم دل تھے۔ پس انہوں نے اس معاملہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا تو وہ حضرت ہارون علیہ السلام کے جسدِ اقدس کو اٹھا کر بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرے یہاں تک کہ وہ ان کی موت کو جان گئے۔ پھر انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دفن کر دیا اور ان کی قبر مبارک کو گدھ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ نے اسے گونگا بہرا بنایا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ضیاء مقدسی نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

Marfat.com

١٦ ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ دَاوُدَ عليه السلام

﴿حضرت داود علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١١٨ / ١ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ سب روزوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کی نفل نماز

الحديث رقم ١١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ٣ / ١٢٥٧، الرقم: ٣٢٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا، ٢ / ٨١٦، الرقم: ١١٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم يوم وفطر يوم، ٢ / ٣٢٧، الرقم: ٢٤٤٨، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله داود عليه السلام بالليل، ٣ / ٢١٤، الرقم: ١٦٣٠، وفي كتاب: الصوم، باب: صوم نبي الله داود عليه السلام، ٤ / ١٩٨، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في صيام داود عليه السلام، ١ / ٥٤٦، الرقم: ١٧١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٦٠، الرقم: ٦٤٩١، والبزار في المسند، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٢٣٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣ / ٣، الرقم: ٤٤٣٢، وفي السنن الصغرى، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٨٣٨.

Marfat.com

تمام (نفل) نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ پہلے نصف رات تک سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۹ / ۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عليه السلام يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

وفي رواية للمروزي: إِنَّ أَخِي دَاوُدَ عليه السلام كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ كَانَ يَقُوْمُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ.

"حضرت ابودرداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود علیہ السلام کی دعا یہ تھی، آپ فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ، بے شک میں تجھ سے

الحديث رقم ۱۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ۵ / ۵۲۲، الرقم: ۳۴۹۰، والحاكم في المستدرك، ۲ / ۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۷ / ۸۶، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲ / ۱۱۰، الرقم: ۲۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸ / ۲۰۶، وقال: رواه البزار وإسناده حسن، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۹ / ۳۲۰، والمناوي في فيض القدير، ۴ / ۵۴۴۔

تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ کام جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ، تو اپنی محبت کو میرے نزدیک میرے نفس، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر محبوب بنا دے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت داود علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو آپ علیہ السلام کے بارے میں بیان فرماتے تھے: آپ علیہ السلام (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔''

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح الاسناد ہے۔

اور امام مروزی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میرے بھائی داود علیہ السلام (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے، آپ آدھی رات تک قیام فرماتے تھے اور آپ نے اپنی عمر کا آدھا حصہ روزے کی حالت میں گزارا۔''

١٢٠ / ٣۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ﷺ قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ دَاوُدُ بْنُ إِيْشَا...... بْنِ يَعْقُوْبَ، بْنِ إِسْحَاقَ، بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ عليهم السلام وَكَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا أَزْرَقَ، قَلِيْلَ الشَّعْرِ، طَاهِرَ الْقَلْبِ، فَقِيْهًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت وہب بن منبہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام بن ایشا ...... بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام درمیانے قد کے مالک، مختصر نیلے بالوں والے، پاکیزہ دل اور بہت سمجھ بوجھ والے تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا۔

الحديث رقم ١٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٤٠، الرقم: ٤١٣٠، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/ ٢٦١.

١٢١/٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اخْتَارَ اللهُ لِنُبُوَّتِهِ وَانْتَخَبَ لِرِسَالَتِهِ دَاوُدَ بْنَ إِيْشَا فَجَمَعَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ النُّوْرَ وَالْحِكْمَةَ وَزَادَهُ الزَّبُوْرَ مِنْ عِنْدِهِ، فَمَلَكَ دَاوُدُ بْنُ إِيْشَا سَبْعِيْنَ سَنَةً فَأَنْصَفَ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَقَضٰى بِالْفَصْلِ بَيْنَهُمْ بِالَّذِي عَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ مِنْ حِكْمَتِهِ وَأَمَرَ رَبُّنَا الْجِبَالَ فَأَطَاعَتْهُ وَأَلَانَ لَهُ الْحَدِيْدَ بِإِذْنِ اللهِ وَأَمَرَ رَبُّنَا الْمَلَائِكَةَ بِأَنْ تَحْمِلَ لَهُ التَّابُوْتَ فَلَمْ يَزَلْ دَاوُدُ يُدَبِّرُ بِعِلْمِ اللهِ وَنُوْرِهِ قَاضِيًا بِحَلَالِهِ، نَاهِيًا عَنْ حَرَامِهِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَقْبِضَهُ إِلَيْهِ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَنِ اسْتَوْدِعْ نُوْرَ اللهِ وَحِكْمَتَهُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ إِلٰى ابْنِكَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ فَفَعَلَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِيَّانَ.

’’حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے حضرت داود بن ایشا علیہ السلام کا انتخاب فرمایا اور ان کے نور و حکمت کو جمع فرمایا اور اپنی طرف سے انہیں زبور عطا فرمائی۔ سو حضرت داود بن ایشا علیہ السلام نے ستر سال تک حکومت کی۔ انہوں نے لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا اور انہوں نے یہ فیصلے اس علم کے ذریعے فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی حکمت میں سے حصہ وافر عطا فرمایا اور ہمارے رب کریم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ وہ ان کی اطاعت بجا لائیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے لوہے کو اپنے لیے نرم کیا۔ اور ہمارے رب نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا تابوت اٹھائیں۔ پس حضرت داود علیہ السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) علم اور نور کے ذریعے تدبیر کرتے رہے، حلال کا حکم دیتے ہوئے اور حرام سے منع کرتے ہوئے یہاں تک کہ

الحديث رقم ١٢١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٢، الرقم: ٤١٣٥، وابن حيان في العظمة، ٥/١٦١١-١٦١١.

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی روح قبض کرے تو ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی ظاہری ومخفی حکمت اپنے بیٹے سلیمان بن داود علیہما السلام کو ودیعت کر دیں۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲ / ۵. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ يَقُوْلُ: مَلَکَ الْأَرْضَ أَرْبَعَةٌ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ﷺ وَذُوالْقَرْنَيْنِ، وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَلْوَانَ، وَرَجُلٌ آخَرَ فَقِيْلَ لَهُ: الْخِضْرُ؟ فَقَالَ: لَا. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ وَالسُّفْيَانِ الثَّوْرِيِّ: قَالَا: مَلَکَ الْأَرْضَ أَرْبَعَةٌ: اثْنَانِ مُؤْمِنَانِ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ﷺ وَذُوالْقَرْنَيْنِ وَاثْنَانِ کَافِرَانِ: نَمْرُوْدُ بْنُ کَوْشِ بْنِ حَامِ بْنِ نُوْحٍ وَبَخْتُ نَصْرٍ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اس (پوری) زمین پر چار بندوں نے حکومت کی: حضرت سلیمان بن داود ﷺ اور ذوالقرنین اور اہل حلوان میں سے ایک شخص نے اور ایک کسی اور شخص نے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا وہ حضرت خضر ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں سعید بن بشیر اور سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ اس

الحديث رقم ۱۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲ / ٦٤٥، الرقم: ٤١٤٣، والعسقلاني نحوه في فتح الباري، ٦ / ٣٨٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٧ / ٣٣٦-٣٣٧.

Marfat.com

(پوری) زمین پر چار بندوں نے حکومت کی۔ ان میں سے دو مومن تھے: (جو کہ) حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام اور ذوالقرنین علیہ السلام تھے اور دو کافر تھے: نمرود بن کوش بن حام بن نوح اور بخت نصر۔"

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

١٧۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ سُلَيْمَانَ عليه السلام

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٢٣ / ١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عليه السلام لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللهَ عزوجل خِلَالًا ثَلَاثَةً: سَأَلَ اللهَ عزوجل حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوْتِيَهُ، وَسَأَلَ اللهَ عزوجل مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوْتِيَهُ، وَسَأَلَ اللهَ عزوجل حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَومِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ١٢٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: فضل المسجد الأقصى والصلاة فيه، ٢ / ٣٤، الرقم: ٦٩٣، وفي السنن الكبرى، ١ / ٢٥٦، الرقم: ٧٧٢، وابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ١ / ٤٥٢، الرقم: ١٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٧٦، الرقم: ٦٦٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ١٣٣٤، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٤٧١، الرقم: ٣٦٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٠، الرقم: ٨٩٨٩، وفي مسند الشاميين، ١ / ١٩١، الرقم: ٣٣٦، والبيهقيّ في شعب الإيمان، ٣ / ٤٩٤، الرقم: ٤١٧٥.

Marfat.com

فرمایا: جب حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کی دعا کی: (پہلی یہ کہ) اللہ تعالیٰ انہیں ایسی حکومت عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے مطابق ہو۔ پس انہیں ایسی ہی حکومت عطا فرما دی گئی۔ (دوسری یہ کہ) اللہ تعالیٰ انہیں ایسی سلطنت عنایت فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے۔ پس انہیں ایسی ہی سلطنت عطا فرما دی گئی۔ (تیسری) جب وہ مسجد (اقصیٰ) بنانے کے بعد فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: اے اللہ! جو شخص اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو اسے گناہوں سے ایسے پاک فرما دے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو چیزیں انہیں عطا ہوئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انہیں تیسری بھی عطا ہوئی ہوگی۔‘‘

١٢٤ / ٢۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمْ يُعَمِّرِ اللهُ مَلِكًا فِي أُمَّةِ نَبِيٍّ مَضَى قَبْلَهُ مَا بَلَغَ ذَلِکَ النَّبِيُّ مِنَ الْعُمْرِ فِي أُمَّتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَرَّخَ بَنُو إِسْحَاقَ مِنْ مَبْعَثِ مُوْسَى إِلَى مُلْکِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾، [النمل، ٢٧: ١٦]، قَالَ: أُحِدَثَ إِلَيْهِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ أَنْ يَّهَبَ لَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَسَخَّرَ لَهُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ وَالطَّيْرَ وَالرِّيْحَ.

الحديث رقم ١٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٤٣-٦٤٤، الرقم: ٤١٣٧، ٤١٤٠، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٤ / ٢٢١، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢ / ٢٨٩.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس کی امت میں سے کسی بادشاہ کو اتنی عمر عطا نہ فرمائی جتنی اس نبی کی امت میں اس نبی (حضرت سلیمان ؑ) کو عطا فرمائی۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ بنو اسحاق نے حضرت موسیٰ ؑ کی بعثت سے لے کر حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کی بادشاہت تک تاریخ رقم کی اور فرمایا: ''اور سلیمان ؑ، داود ؑ کے جانشین ہوئے۔'' آپ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت سلیمان ؑ کو نبوت و رسالت ملی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی بادشاہت عطا کی جو آپ کے بعد کسی اور کو عطا نہ ہوئی سو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جنات، انسان، پرندے اور ہوا مسخر کر دیے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٢٥/ ٣۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مُلْكَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَمَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ سَبْعَمِائَةِ سَنَةٍ وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ مَلَكَ أَهْلَ الدُّنْيَا كُلَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ، وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ، وَالدَّوَابِّ، وَالطَّيْرِ، وَالسِّبَاعِ وَأُعْطِيَ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَنْطِقَ كُلِّ شَيْءٍ، وَفِي زَمَانِهِ صُنِعَتِ الصَّنَائِعُ الْمُعْجِبَةُ الَّتِي مَا

الحديث رقم ١٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٤٣، الرقم: ٤١٣٩، وابن حيان في العظمة، ٥/ ١٦١١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٢/ ٢٦٣.

سَمِعَ بِهَا النَّاسُ وَسُخِّرَتْ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ مُدَبِّرًا بِأَمْرِ اللهِ وَنُوْرِهِ، وَحِكْمَتِهِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَّقْبِضَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنِ اسْتَوْدِعْ عِلْمَ اللهِ وَحِكْمَتَهُ أَخَاهُ وَوَلَدَ دَاوُدَ وَكَانُوْا أَرْبَعَ مِائَةٍ وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا بِلَا رِسَالَةٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کو زمین کے مشرق و مغرب کی حکومت عطا ہوئی پس حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے سات سو سال اور چھ ماہ تک حکومت کی اور آپ کی حکومت تمام اہلِ دنیا پر تھی جن میں تمام جن و انس، شیاطین، چوپائے اور درندے شامل تھے اور آپ کو ہر چیز کا علم اور ہر چیز کی زبان عطا ہوئی اور آپ کے زمانے میں بہت خوب ایجادات ہوئیں جن کے بارے میں لوگوں نے پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھا اور یہ ساری چیزیں آپ کے لئے مسخر کر دی گئیں تھیں۔ پس آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کے نور اور حکمت کے ذریعے ان کی تدبیر کرتے رہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی روح کو قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و حکمت کو اپنے بھائی اور حضرت داود علیہ السلام کے بیٹے کو ودیعت کر دیں اور ان میں چار سو اسّی آدمی ایسے تھے جن کو رسالت عطا نہیں ہوئی تھی (یعنی یہ شرف ان میں سے صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کو حاصل ہوا۔)''

اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤/١٢٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ عَسْكَرُهُ مِائَةَ فَرْسَخٍ: خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهَا لِلْإِنْسِ،

الحديث رقم ١٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٤، الرقم: ٤١٤١، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٤١، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١/٢٨٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٦٧.

Marfat.com

وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلْجِنِّ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلْوَحْشِ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلطَّيْرِ، وَكَانَ لَهُ أَلْفُ بَيْتٍ مِنْ قَوَارِيْرَ عَلَى الْخَشَبِ مِنْهَا: ثَلَاثُ مِائَةٍ صَرِيْحَةٌ، وَسَبْعُ مِائَةٍ سِرِيَّةٌ، فَأَمَرَ الرِّيْحَ الْعَاصِفَ فَرَفَعَتْهُ فَأَمَرَ الرِّيْحَ فَسَارَتْ بِهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسِيْرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ: إِنِّي قَدْ زِدْتُ فِي مُلْكِكَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَتِ الرِّيْحُ فَأَخْبَرَتْكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت محمد بن کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کا لشکر سو فرسخ (یعنی تین سو میل) پر پھیلا ہوا تھا، ان میں سے پچیس فرسخ انسانوں کے لئے، پچیس جنوں کے لئے، پچیس وحشی جانوروں کے لئے اور پچیس پرندوں کے لئے تھے اور آپ کے ایک ہزار گھر تھے جو لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور ان پر شیشے کا کام ہوا تھا اور ان میں تین سو گھر ظاہر تھے اور تین سو مخفی تھے آپ علیہ السلام آندھی کو حکم دیتے تو وہ آپ علیہ السلام کو اٹھا لیتی، ہوا کو حکم دیتے تو آپ کو ساتھ لے کر چلتی اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی طرف وحی فرماتا درانحالیکہ آپ زمین و آسمان کے درمیان چل رہے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے سلیمان!) میں نے تمہاری بادشاہت میں یہ اضافہ کر دیا ہے کہ مخلوقات میں سے جو کوئی بھی جو بات کرے گا ہوا تجھے اس کے بارے میں بتا دے گی۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢٧ / ٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليهما السلام يُوْضَعُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْإِنْسِ

الحديث رقم ١٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٤٠٠، ٦٤٤، الرقم: ٣٥٢٥، ٤١٤٢، والطبري في جامع البيان، ١٩ / ١٤٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٢ / ٢٦٦-٢٦٧.

Marfat.com

فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يلِيْهِ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِي أَشْرَافَ الْإِنْسِ ثُمَّ يَدْعُوْا الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ، ثُمَّ يَدْعُوْ الرِّيْحَ فَتَحْمِلُهُمْ قَالَ: فَيَسِيْرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیوں کا ایک تخت بچھایا جاتا تھا پھر انسانوں میں سے بزرگ مرتبہ لوگ آتے اور وہ ان کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر جنات میں سے بزرگ جن آتے اور وہ بزرگ لوگوں کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر آپ علیہ السلام پرندوں کو حکم فرماتے تو وہ ان سب پر سایہ فگن ہو جاتے پھر آپ ہوا کو حکم فرماتے تو وہ ان سب کو اٹھا لے جاتی اس طرح وہ ایک صبح میں ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

١٨ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يَحْيَى عليه السلام

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٢٨/ ١ـ عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا سَيِّدًا، وَحَصُوْرًا وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ وَلَا يَشْتَهِيْهُنَّ وَكَانَ شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ وَالصُّوْرَةِ لَيِّنَ الْجَنَاحِ، قَلِيْلَ الشَّعْرِ، قَصِيْرَ الْأَصَابِعِ، طَوِيْلَ الْأَنْفِ، أَقْرَنَ الْحَاجِبَيْنِ، دَقِيْقَ الصَّوْتِ، كَثِيْرَ الْعِبَادَةِ، قَوِيًّا فِي طَاعَةِ اللهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سردار اور پاکدامن تھے اور وہ عورتوں کے قریب تک نہ جاتے تھے اور نہ ہی عورتوں کی خواہش رکھتے تھے اور آپ خوبصورت شکل و صورت والے نوجوان تھے جو جھکے ہوئے کندھوں والے (یعنی نہایت متواضع)، کم بالوں، چھوٹی انگلیوں، اونچی ناک اور ملی ہوئی پلکوں والے، باریک آواز والے، بہت زیادہ عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پختہ تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢٩/ ٢ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كُلُّ بَنِي آدَمَ يَلْقَى اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِذَنْبٍ، وَقَدْ يُعَذِّبُهُ إِنْ شَاءَ أَوْ يَرْحَمُهُ، إِلَّا

الحديث رقم ١٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٤٧، الرقم: ٤١٥٠، والنووي في تهذيب الأسماء، ٢/ ٤٤٩.

الحديث رقم ١٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٣٣، الرقم: ٦٥٥٦، وابن عدي في الكامل، ٢/ ٢٣٤، الرقم: ٤١٢، والخطيب في ←

Marfat.com

يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عليهما السلام فَإِنَّهُ كَانَ سَيِّدًا، وَحُصُوْرًا، وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِيْنَ، وَأَهْوَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَذَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَخَذَهَا وَقَالَ: ذَكَرَهُ مِثْلَ هَذِهِ الْقَذَاةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام بنی آدم روزِ قیامت اپنے اپنے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان پر رحم فرمائے گا، سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ پس بے شک آپ علیہ السلام سردار، پاکیزہ و بلند کردار اور ایک صالح نبی تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے جھک کر ایک تنکا پکڑا اور فرمایا: کہ آپ ﷺ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام (کے مناقب) کا فقط اس تنکے کے برابر ذکر کیا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

—— موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/ ٨٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/ ٢٧٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٤/ ٧٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٠٩.

Marfat.com

١٩۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ عِيْسَى رُوْحِ اللهِ عليه السلام

﴿حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان﴾

١٣٠/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: بنی آدم میں سے کوئی مولود (یعنی بچہ) ایسا نہیں ہے جسے پیدائش کے وقت شیطان مس نہ کرے۔ پس وہ بچہ اس شیطان کے مس کرنے کی وجہ سے چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے (کہ انہیں شیطان نے مس نہیں کیا۔)''

الحديث رقم ١٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ٣/١٢٦٥، الرقم: ٣٢٤٨، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم، ٤/١٦٥٥، الرقم: ٤٢٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضائل عيسى عليه السلام، ٤/١٨٣٨، الرقم: ٢٣٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٣، ٢٧٤، الرقم: ٧١٨٢، ٧٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٢٩، الرقم: ٦٢٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٨٨، الرقم: ٣١٤٩٦، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٧٦، الرقم: ٥٩٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٨، الرقم: ٦٧٨٤.

Marfat.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

١٣١ / ٢۔ عَنْ عُبَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيْسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف اِلقاء کیا اور آپ روح اللہ ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس شخص کا عمل کچھ بھی ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ١٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قوله: يا أهل الكتاب لا تغلوا في دينكم، ٣ / ١٢٦٧، الرقم: ٣٢٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١ / ٥٧، الرقم: ٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٢٧٧-٢٧٨، الرقم: ١٠٩٦٩-١٠٩٧٠، ١١١٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣١٣، الرقم: ٢٢٧٢٧، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٤٣٧، الرقم: ٢٠٧، والبزار في المسند، ٧ / ١٣٠، الرقم: ٢٦٨٢، وابن منده في الإيمان، ١ / ٥١٠، الرقم: ٤٠٤.

Marfat.com

١٣٢/ ٣. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ (وفي رواية: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ) وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا (اسی طرح) جو آدمی (پہلے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا تھا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا

الحديث رقم ١٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قوله تعالىٰ: واذكر في الكتاب مريم، ٣/ ١٢٧١، الرقم: ٣٢٦٢، وفي كتاب: العلم، باب: تعليم الرجل أمته وأهله، ١/ ٤٨، الرقم: ٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملة بملته، ١/ ١٣٤، الرقم: ١٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الفضل في ذلك، ٣/ ٤٢٤، الرقم: ١١١٦، والنسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، ٦/ ١١٥، الرقم: ٣٣٤٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، ١/ ٦٢٩، الرقم: ١٩٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٩٥، ٤٠٢، ٤١٤، وابن منده في الإيمان، ١/ ٥٠٤، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٣٦٠، الرقم: ٤٠٥٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٨٠، الرقم: ٢٠٣.

Marfat.com

(اور ایک روایت میں ہے کہ اہل کتاب میں سے وہ آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا پھر مجھ پر ایمان لایا) اور جو غلام اپنے پروردگار سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لئے بھی دوہرا ثواب ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۴/۱۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيْتُ مُوْسَى قَالَ: فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ: مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ: وَلَقِيْتُ عِيْسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصف یوں بیان فرمایا: وہ دبلے پتلے، دراز قد، سیدھے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ۳/۱۲۶۹، الرقم: ۳۲۵٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات، ۱/۱۵٤، الرقم: ۱٦۸، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/۳۰۰، الرقم: ۳۱۳۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن حبان في الصحيح، ۱/۲٤۷، الرقم: ٥۱، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/۳۲۹، وابن منده في الإيمان، ۲/۷٤۰، الرقم: ۷۲۸، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۱٦، الرقم: ۳٤۷.

Marfat.com

بھی ملاقات ہوئی پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملا میں ان کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں ...... الحدیث۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳۴ / ۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳۵ / ۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ

الحديث رقم ۱۳۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نُزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ۳ / ۱۲۷۲، الرقم: ۳۲۶۵، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد ﷺ، ۱ / ۱۳۶، الرقم: ۱۵۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۲۱۳، الرقم: ۶۸۰۲، والعسقلانی فی فتح البارى، ۶ / ۴۹۳۔

الحديث رقم ۱۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى ابن مريم، ۳ / ۱۲۷۲، الرقم: ۳۲۶۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱ / ۱۳۶، الرقم: ۱۵۵، والترمذي في السنن،

Marfat.com

الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، وہ عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ (بارگاہِ الٰہی میں) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

١٣٦/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

كتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في نزول عيسى بن مريم عليه السلام، ٤/٥٠٦، الرقم: ٢٢٣٣، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ٢/١٣٦٣، الرقم: ٤٠٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٣٨، الرقم: ١٠٩٥٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٣٠، الرقم: ٦٨١٨.

الحديث رقم ١٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله: واذكر في الكتاب مريم، ٣/١٢٧٠، الرقم: ٣٢٥٨-٣٢٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضائل عيسى عليه السلام، ٤/١٨٣٧، الرقم: ٢٣٦٥، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٦٣، الرقم: ٩٩٧٥-٩٩٧٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٧٤، ٣١٦، الرقم: ٦١٩٤، ٦٤٠٦.

Marfat.com

نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سب لوگوں سے زیادہ ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے قریب ہوں اور سارے انبیاء علاّتی اولاد (جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف ہوں) کی طرح ہیں۔ میرے اور ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور تمام انبیاء علاّتی بھائی (ایک باپ کی اولاد) ہیں۔ ان کی مائیں مختلف لیکن سب کا دین ایک ہے۔''

یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے۔

۸/۱۳۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱/۱۳۷، الرقم: ۱۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۳۱، الرقم: ۶۸۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۶۲، ۱۵۱۶۷، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۲۵۷، الرقم: ۱۰۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۸۰، ←

Marfat.com

ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے قیامت تک کامیاب جنگ کرتی رہے گی۔ حضرت جابر﷛ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: پس جب حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷤ آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں۔ تو حضرت عیسیٰ ﷤ فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی حضرت عیسیٰ ﷤ اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣٨ / ٩۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ﷛ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا

—— وأبو عوانة في المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٣١٧، وابن منده في الإيمان، ١/ ٥١٧، الرقم: ٥١٨، الرقم: ٤١٨، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/ ٣٠٩، والمناوي في فيض القدير، ٦/ ٣٩٥.

الحديث رقم ١٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ٣/ ١٢٦٨، الرقم: ٣٢٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، ٤/ ١٩٧٦، الرقم: ٢٥٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٠٧-٣٠٨، الرقم: ٨٠٥٧، ٨٠٥٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤١١، الرقم: ٦٤٨٩، والحاكم في المستدرك، ——

Marfat.com

ثَـلَاثَةٌ: عِيْسَى عليه السلام وَصَاحِبُ يُوْسُفَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پنگھوڑے میں تین (بچوں) کے علاوہ کسی نے کلام نہیں کیا (اور وہ تین یہ ہیں:) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا بچہ اور صاحب جریج۔''

اسے امام بخاری، مسلم، احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا، الفاظ حاکم کے ہیں نیز انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣٩ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَرْفُوْعًا، وَمَوْقُوْفًا، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

.... ٢ / ٦٥٠، الرقم: ٤١٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٣٩، الرقم: ٣١٨٧٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٢٤، الرقم: ٥٥٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ١٩٣ـ١٩٤، الرقم: ٧٨٧٩ـ

الحديث رقم ١٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٩٨ـ٢٩٩، الرقم: ٧٩٥٧ـ٧٩٥٨، ٧٩٦٥، وابن الجعد في المسند، ١ / ١٧٥، الرقم: ١١٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٥، ٢٠٥، وقال: رواه أحمد بإسناد ورجالهما رجال الصحيح، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١ / ٣١٠ـ

آپ ﷺ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر طویل ہوئی تو میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کروں گا۔ اور اگر میرا وصال جلد ہو گیا تو تم میں سے جو شخص انہیں ملے تو وہ انہیں میری طرف سے سلام کہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے مرفوعا اور موقوفاً روایت کیا ہے اور دونوں احادیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۴۰ / ۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى بِالشَّفَاعَةِ فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَحَدًا هُوَ كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ وَيُبْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى غَيْرِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) لوگ شفاعت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: کیا تم میرے علاوہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو ''کلمۃ اللہ'' اور ''روح اللہ'' ہے اور جو مادرزاد کوڑھی اور برص کے مریضوں کو صحیح اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہے؟ تو لوگ کہیں گے: نہیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴۱ / ۱۲۔ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا

الحديث رقم ۱۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲ / ۶۵۰، الرقم: ۴۱۵۹.

الحديث رقم ۱۴۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲ / ۶۵۱، الرقم: ۴۱۶۲، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۷ / ۴۹۳-۴۹۴، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۱ / ۳۱۰، والمناوي في فيض القدير، ۵ / ۳۹۹.

Marfat.com

عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ. يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَيْ بَنِي أَخِي إِنْ رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا: أَبُوْهُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے اور منصف امام کی صورت میں نازل ہوں گے اور یقیناً وہ حج یا عمرہ کی غرض سے یا ان دونوں کی غرض سے مکہ کے طریق پر چلیں گے اور یقیناً وہ میری قبر پر آئیں گے تاکہ مجھے سلام عرض کرسکیں اور یقیناً میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے میرے بھتیجو! اگر تم انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) دیکھو تو عرض کرنا: ابو ہریرہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٤٢ / ١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلَا إِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ أَلَا أَنَّهُ خَلِيْفَتِي مِنْ بَعْدِي يَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٣٠، الرقم: ٧٢٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١ / ١٧٢، الرقم: ٥٨٧٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٨٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٠٥.

Marfat.com

أَوْزَارَهَا. أَلاَ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلاَمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! بے شک میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول۔ غور سے سنو! بے شک وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) میرے بعد میرے نائب ہوں گے جو دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے (یعنی لوگوں میں دین کی اتنی تبلیغ و اشاعت کریں گے کوئی بھی ذمی باقی نہیں رہے گا کہ جس پر جزیہ واجب ہو) اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ سنو! تم میں سے جو بھی انہیں ملے تو انہیں سلام عرض کرے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/١٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ﷺ قَالَ: يُدْفَنُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ رضي الله عنهما، فَيَكُوْنُ قَبْرُهُ رَابِعٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے دونوں رفقاء (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ پس آپ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا جیسا کہ امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے اور ابن عبدالبر نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٤٣: أخرجه الطبراني كما قال الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠١/٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٠٨/١٣، وقال: رواه الطبراني، وابن عبدالبر في التمهيد، ٢٠٢/١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٩٤/١٩.

Marfat.com

٢٠۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ

﴿انبیاء کرام علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان﴾

١٤٤ / ١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان (بعض کو بعض پر) فضیلت مت دو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٥ / ٢۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات، ٣٧: ١٠٢].

الحديث رقم ١٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الديات، باب: إذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب، ٦ / ٢٥٣٤، الرقم: ٦٥١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى ﷺ، ٤ / ١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤ / ٢١٧، الرقم: ٤٦٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣١، ٣٣، الرقم: ١١٢٨٣، ١١٣٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ١٣٠، الرقم: ٦٢٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٢٦، الرقم: ٣١٧٩٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤ / ٣١٥، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٥١٧، الرقم: ١٣٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٨٨، الرقم: ٢٦٠۔

الحديث رقم ١٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: التخفيف في الوضوء، ١ / ٦٤، الرقم: ١٣٨، والترمذي في السنن، ←

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبید بن عمیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی: ''پس خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا نیز امام ترمذی اور حاکم نے بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤٦ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُ عِيْسَى وَمُوْسَى، وَإِبْرَاهِيْمَ فَأَمَّا عِيْسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوْسَى فَآدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْده.

...... كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/٦٠٢، الرقم: ٣٦٨٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٦٨، الرقم: ٣٦١٣، ٤/٤٣٨، الرقم: ٨١٩٧، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٢٢، الرقم: ٥٩٦، والحميدي في المسند، ١/٢٢٤، الرقم: ٤٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٦، الرقم: ١٢٣٠٢، والديلمي عن ابن عمر رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ٢/٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٤، والطبري في جامع البيان، ٢٣/٧٨.

الحديث رقم ١٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله: واذكر في الكتاب مريم، ٣/١٢٦٩، الرقم: ٣٢٥٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٣٨، الرقم: ٧٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٦١، الرقم: ١١٠٥٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٧٢، الرقم: ١٤٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٥٦، الرقم: ٣١٩١.

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے تھے۔ علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ زط کے فرد ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٧ / ٤۔ عَنْ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلاؤُهُ. وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسْبِ

الحديث رقم ١٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الصبر على البلاء، ٤ / ٦٠١، الرقم: ٢٣٩٨، وفي الصحيح، كتاب: المرضى، باب: أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل، ٥ / ٢١٣٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٣٥٥، ٣٧٩، الرقم: ٧٤٩٦، ٧٦١٣، وابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ٢ / ١٣٣٤، الرقم: ٤٠٢٣-٤٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٦٩، الرقم: ٢٧١٢٤، وابن حبان في الصحيح، ٧ / ١٦٠، الرقم: ٢٩٠٠، ٢٩٢١، والدارمي في السنن، ٢ / ٤١٢، الرقم: ٢٧٨٣، والحاكم في المستدرك، ١ / ٩٩، الرقم: ١٢٠، ٣ / ٤٤٨، الرقم: ٥٤٦٣، ٤ / ٤٤٨، الرقم: ٨٢٣١، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٣١٢، الرقم: ١٠٤٥، والشاشي في المسند، ١ / ١٣٠، الرقم: ٦٧، والأزدي في مسند الربيع، ١ / ٣٧٧، الرقم: ٩٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣ / ٣٧٢، الرقم: ٦٣٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤ / ٢٤٥، الرقم: ٦٢٧، ٦٢٩.

دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ مُخْتَصَرًا.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَلاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

وفي رواية للحاكم: قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ: قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ.

''حضرت سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی، پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر دین میں کمزور ہو تو حسبِ دین آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر جو ان سے ملے ہوتے ہیں پھر جو ان سے ملے ہوتے ہیں پھر جو ان سے ملے ہوتے ہیں۔

اور امام حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر علماء اور پھر صلحاء۔''

Marfat.com

١٤٨ / ٥۔ عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَسَّمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى عليهما السلام. فَكَلَّمَ مُوْسَى عليه السلام مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت (دیدار) اور اپنے کلام کو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام فرمایا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٤٩ / ٦۔ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ

الحديث رقم ١٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة والنجم، ٥/ ٣٩٤، الرقم: ٣٢٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ٤٠٩٩، وعبدالله بن أحمد في السنة، ١/ ٢٨٦، الرقم: ٥٤٨، ورجاله ثقات، وابن راهويه في المسند، ٣/ ٧٩٠، الرقم: ١٤٢١، وابن النجاد في الرد على من يقول القرآن مخلوق، ١/ ٣٧، الرقم: ١٧، والطبري في جامع البيان، ٢٧/ ٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٧/ ٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٢٥١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/ ٦٠٦، الرقم: ٤٥٧٤.

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/ ٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في

Marfat.com

عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ قَالَ ﷺ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ ﷺ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں، ایسا نہیں ہے) بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔''

اسے امام ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٠ / ٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ

السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥.

الحديث رقم ١٥٠: أخرجه الدارمي في السنن باب: (٨) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٢٢٣.

الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ ﷻ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت عمرو بن قیس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہونے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔''

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٥١ / ٨۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ في رواية طويلة: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمِ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ أَلْفًا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ كَانَ أَوَّلُهُمْ قَالَ: آدَمُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهِ وَكَلَّمَهُ قَبْلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّوْنَ: آدَمُ، وَشِيْثُ، وَأَخْنُوْخُ. وَهُوَ إِدْرِيْسُ

الحديث رقم ١٥١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/ ٧٦-٧٧، الرقم: ٣٦١، وفي الثقات، ٢/ ١١٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٦٧، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٣/ ٢٧٥، ٢٧٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٨٦-٥٨٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٤.

Marfat.com

وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ. وَنُوحٌ، وَأَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ: هُودٌ، وَشُعَيْبٌ، وَصَالِحٌ، وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ)...... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابوذر ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، انبیاء کرام علیہم السلام کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار۔ میں نے عرض کیا: ان میں سے رسول کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین سو تیرہ (افراد) کا ایک جم غفیر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ان میں سے سب سے پہلے نبی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ نبی مرسل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی اور اس سے پہلے ان سے کلام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اباذر، چار نبی سریانی تھے، آدم علیہ السلام، شیث علیہ السلام، اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے قلم کے ساتھ لکھا اور نوح علیہ السلام، اور چار نبی عربی ہیں: حضرت ھود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور تمہارے نبی محمد مصطفیٰ (ﷺ)...... الحدیث۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥٢ / ٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا بَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ فَكَانُوا أُمَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ١٥٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٦٩، الرقم: ٦١٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٤٨٠، الرقم: ٣٦٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ١٩، الرقم: ٣٣٩٢٨، وابن حيان في العظمة، ٥ / ٩٣١، الرقم: ٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٣١٨.

Marfat.com

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وفي رواية: قَالَ: كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ أَقْرُنٍ كُلُّهَا عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَبِيٌّ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ مُكَلَّمٌ، قَالَ: فَكَمْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: عَشَرَةُ قُرُونٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان دس صدیوں کا (ایک طویل) وقفہ ہے۔ (اس دوران) وہ (تمام لوگ) شریعتِ حق پر تھے، پس جب ان میں اختلافات پیدا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین کو مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب نازل فرمائی پھر وہ ایک امت ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان دس صدیوں کا وقفہ ہے اور یہ دس کی دس صدیاں اسلام پر تھیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کیا حضرت آدم ؑ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام بھی فرمایا، اس شخص نے عرض کیا: حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دس صدیاں۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

١٥٣/ ١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ ﷻ: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا﴾ [مريم، ١٩: ٤١]، قَالَ: كَانَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ إِلَّا عَشْرَةٌ: نُوْحٌ، وَصَالِحٌ، وَهُوْدٌ، وَلُوْطٌ، وَشُعَيْبٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ، وَإِسْمَاعِيْلُ، وَإِسْحَاقُ، وَيَعْقُوْبُ وَمُحَمَّدٌ عليهم الصلاة والسلام، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَهُ اسْمَانِ إِلَّا إِسْرَائِيْلَ وَعِيْسَى فَإِسْرَائِيْلُ يَعْقُوْبُ وَعِيْسَى الْمَسِيْحُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر بے شک وہ سچے اور نبی تھے۔‘‘ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ سارے کے سارے انبیاء کرام علیہم السلام بنی اسرائیل میں سے تھے سوائے دس انبیاء کرام علیہم السلام کے اور وہ یہ ہیں: حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام اور سیدنا محمد ﷺ۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سوائے حضرت اسرائیل اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے کسی کے دو نام نہیں تھے۔ پس اسرائیل علیہ السلام کا دوسرا نام یعقوب اور عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام مسیح تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے ثقات رجال کے ساتھ روایت کیا اور بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم١٥٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٤٠٥، الرقم: ٣٤١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٢٧٦، الرقم: ١١٧٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ١٥٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ١٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١٠.

١٥٤ / ١١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عليهما السلام بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهِ، إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ رَاشِدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب خانہ کعبہ میں (دیواروں پر بنی) تصویریں دیکھیں تو اس میں داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان تصویروں کو آپ کے حکم سے وہاں سے ہٹا دیا گیا اور آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو (تصویر میں) دیکھا کہ آپ کے ہاتھوں میں جوئے کے تیر ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان (مشرکین) کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے۔ اللہ رب العزت کی قسم، ان دونوں (حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام) نے کبھی بھی جوئے کے تیروں کے ذریعے تقسیم نہیں چاہی۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن راشد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٥ / ١٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فَوَجَدَ

الحديث رقم ١٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٩٩، الرقم: ٤٠١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١١ / ٣١٤، الرقم: ١١٨٤٥، وابن راشد في الجامع، ١٠ / ٣٩٨، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١ / ١٤١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢ / ٩٨.

الحديث رقم ١٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٠١، الرقم: ٤٠٢٥، والطبري في جامع البيان، ١ / ٥٥٠، ١٣ / ٢٣٢، وفي تاريخ الأمم والملوك، ١ / ١٥٦.

Marfat.com

إِسْمَاعِيلَ يُصْلِحُ لَهُ بَيْتًا مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّکَ قَدْ أَمَرَنِي بِبِنَاءِ الْبَيْتِ. فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: فَأَطِعْ رَبَّکَ فِيمَا أَمَرَکَ. قَالَ فَأَعِنِّي عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَامَ مَعَهُ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِيهِ وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُوْلَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾، [البقرة، ٢: ١٢٧]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آبِ زمزم کے اس پار اپنے گھر کی مرمت کرتے ہوئے پایا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل! بے شک تمہارے رب نے مجھے بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ اپنے رب کے حکم کی اطاعت کیجئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم اس کام میں میری مدد کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے سو حضرت ابراہیم علیہ السلام گھر بناتے جاتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر پکڑاتے جاتے اور دونوں یہ کہتے جاتے: ’’اے ہمارے ربّ ہم سے (ہمارا یہ عمل) قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٦/ ١٣۔ عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ صَالِحٌ نَبِيُّ اللهِ وَكَانَ يُشْبِهُ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ مَا هُوَ سَبْطُ الرَّأْسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی

الحديث رقم ١٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦١٦، الرقم: ٤٠٦٦.

Marfat.com

تھے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے مشابہ تھے اور سفیدی مائل سرخ تھے، آپ کے بال سیدھے نہیں تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٥٧/ ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى مُوْسَى بِالْكَلَامِ وَإِبْرَاهِيْمَ بِالْخُلَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی کے لئے چنا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٨/ ١٥۔ عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ إِلْيَاسُ نَبِيُّ اللهِ صَاحِبَ جِبَالٍ بَرِيَّةٍ يَخْلُو فِيْهَا يَعْبُدُ رَبَّهُ وَكَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ خَمِيْصَ الْبَطْنِ دَقِيْقَ السَّاقَيْنِ وَكَانَ فِي رَأْسِهِ شَامَةٌ حَمْرَاءُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ اللهُ إِلَى أَرْضِ الشَّامِ وَلَمْ يَصْعَدْ بِهِ السَّمَاءَ فَأَوْرِثَ الْيَسَعُ مِنْ بَعْدِهِ النُّبُوَّةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت الیاس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور بریہ پہاڑوں کے مالک تھے جن میں آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خلوت اختیار کرتے آپ بڑے سر مبارک والے، خالی پیٹ والے، پتلی پنڈلیوں والے تھے اور آپ

الحديث رقم ١٥٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ٤٠٩٨، والسيوطي في الجلالين، ١/ ٣٧١.

الحديث رقم ١٥٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٣٧، الرقم: ٤١١٩.

کے سر میں سرخ رنگ کا ایک نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ارض شام کی طرف اٹھا کر لے گیا اور آپ کو آسمان کی طرف نہیں اٹھایا اور آپ کے بعد حضرت یسع علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔"

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٥٩/ ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُوَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّكْبِيْرِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لِيْفٌ وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ وادیٔ ازرق کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ وادیٔ ازرق ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وادی میں اتر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ایک پہاڑی راستے کی طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ

الحديث رقم ١٥٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٠٣، الرقم: ٦٢١٩، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٣٧٣، ٦٣٨، الرقم: ٣٣١٣، ٣٣٢٣، ٤١٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ١٥٩، الرقم: ١٢٧٥٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٢٢٣، ٢/ ٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٤٠، الرقم: ٤٠٠٤.

Marfat.com

کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یہ فلاں فلاں پہاڑی راستہ ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو سرخ گنگریالے بالوں والی اونٹنی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم، طبرانی، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مذکورہ الفاظ ان کے ہیں۔

۱۶۰ / ۱۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَکَ فَجَّ الرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ وَلَقَدْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَبْرُ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام حج کی غرض سے گزرے ہیں جو اون کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۶۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲ / ٦۵۳، الرقم: ٤۱٦۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۷۷، الرقم: ۹٦۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲ / ٤۷٤، الرقم: ۱۳۵۲۵، والفاكهي في أخبار مكة، ٤ / ۲٦٦، الرقم: ۲۵۹٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳ / ۲۹۷، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات، والمناوي في فيض القدير، ٤ / ٤۵۹.

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں۔''

اسے امام طبرانی، فاکہی اور بزار نے روایت کیا نیز اس کے رجال ثقہ ہیں۔

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوْسَى عليه السلام كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِ شَنُوْءَةَ مَخْطُوْمٌ بِخُطَامِ لِيْفٍ لَهُ ضِفْرَانِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْفَاكِهِيُّ. (۱)

''اور آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے، گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان پر دو قطوانی چادریں تھیں اور وہ حالتِ احرام میں قبیلہ شنوہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی جس کی دو رسیاں تھیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۵۲، الرقم: ۱۲۲۸۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۱۰، وابن عدي في الكامل، ۶/۵۸، والفاكهي في أخبار مكة، ۴/۲۶۶، الرقم: ۲۵۹۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۴۹۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۹۲، الرقم: ۳۷۴۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰/۲۹۲، الرقم: ۳۱۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۱۷، الرقم: ۱۷۳۶، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۶۱/۱۶۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۲۲۱، ۲۹۷، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

Marfat.com

١٦١/ ١٨ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

والعسقلاني في الفتح وقال: قد جمع البيهقي كتابًا لطيفًا في حياة الأنبياء في قبورهم اورد فيه حديث أنس ﷺ: الأنبياء أحياء في قبورهم يصلّون. أخرجه من طريق يحيى بن أبي كثير وهو من رجال الصحيح عن المستلم بن سعيد وقد وثّقه أحمد وابن حبّان عن الحجاج الأسود وهز بن أبي زياد البصري وقد وثّقه أحمد وابن معين عن ثابت عنه واخرجه ايضاً ابو يعلى في مسنده من

الحديث رقم ١٦١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/ ١٤٧، الرقم: ٣٤٢٥، وابن عدي في الكامل، ٢/ ٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١١٩، الرقم: ٤٠٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٤٨٧، وفي لسان الميزان، ٢/ ١٧٥، ٢٤٦، الرقم: ٧٨٧، ١٠٣٣، وقال: رواه البيهقي، وقال: ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/ ٢٠٠، ٢٧٠، وقال: رواه البيهقي، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١١، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى ثقات، والسيوطي في شرح على سنن النسائي، ٤/ ١١٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/ ١٩، وقال: وألفت عن ذلك تأليفا سميته: انتباه الأذكياء بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ١٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/ ١٧٨، وقال: فقد صححه البيهقي وألف في ذلك جزءا، والزرقاني في شرح على موطأ الإمام مالك، ٤/ ٣٥٧، وقال: وجمع البيهقي كتابا لطيفا في حياة الأنبياء وروى فيه بإسناد صحيح عن أنس ﷺ مرفوعا.

Marfat.com

هذا الوجه وأخرجه البزار وصحّحه البيهقي.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس حدیث کو امام ابن عدی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابن عدی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

مصادر التخریج

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ آلوسی، محمود بن عبداللہ حسینی (۱۲۱۷۔۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲۔۱۸۵۴ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الزھد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۵۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۔ ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار، (۸۵۔۱۵۱ھ)۔ السیرۃ النبویۃ۔ معھد الدراسات والابحاث للتعریب۔

۷۔ ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من السنن المسندۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۸۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/

Marfat.com

۷۵۰_۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/۱۱۱۶_۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

۱۰۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰_۳۵۴ھ/ ۸۸۴_۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۱۱۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰_۳۵۴ھ/ ۸۸۴_۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ الإصابة فی تمییز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۳۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + أردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ تلخیص الحبیر فی احادیث الرافعی الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۱۵۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار

Marfat.com

نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۶۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷۔ ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **العظمۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۱۸۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۹۔ ابن راشد، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۲۰۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۱۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۲۔ ابن عبدالبر، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الاسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۳۔ ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۲٤۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۲۵۔ ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ **تأویل مختلف الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

۲٦۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۷۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **قصص الأنبیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۸۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ ابن معین، ابو زکریا یحیی بن معین (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ **التاریخ**۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

۳۰۔ ابن ملقن، عمر بن علی بن ملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصۃ البدر المنیر فی تخریج کتاب الشرح الکبیر للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۳۱۔ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۳۲۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۳۳۔ ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔

Marfat.com

السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۴۔ ابو علا مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۵۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۶۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۳۷۔ ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۸۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۳۹۔ أبو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۴۰۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۱۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

Marfat.com

٤٢۔ أزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤٣۔ البانی، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٤٤۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٤٥۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٦۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٧۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٤٨۔ بیہقی، ابوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٤٩۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

Marfat.com

۵۰۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۵۱۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۵۲۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۳۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۴۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۵۵۔ تھانوی، مولانا اشرف علی تھانوی(۱۲۸۰۔۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)۔ **نشر الطیب**۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔

۵۶۔ حارث، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔ ۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۵۷۔ حاکم، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ،

Marfat.com

۱۴۱۱/۱۹۹۰ء۔

٥٨۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٥٩۔ حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء۔

٦٠۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٦١۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٦٢۔ حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٦٣۔ حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٦٤۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٥۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفريق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

٦٦۔ خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م۷۴۱ھ)۔

Marfat.com

مشکوۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۶۷۔ خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۶۸۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۶۹۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۷۰۔ دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔ ۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۷۱۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الإعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۷۲۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۷۳۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۷۴۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ شرح المواہب اللدنیۃ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۷۵۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری

Marfat.com

ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

٧٦۔ زیلعی، أبو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الهدایۃ۔** مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٧٧۔ سعید بن منصور، ابوعثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن۔** ریاض، سعودی عرب: دارالصمیعی، ۱۴۱۴ھ۔

٧٨۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٧٩۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن النسائي۔** حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٨٠۔ محلی، سیوطی، جلال الدین محمد بن احمد المحلی (۸۶۴ھ)، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **تفسیر الجلالین۔** بیروت لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٨١۔ شاشی، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٨٢۔ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند** ۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۸۳۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۸۴۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۸۵۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۸۶۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۸۷۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۸۸۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۸۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۹۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۹۱۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان عن تأویل آي القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۹۲۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

Marfat.com

٩٣۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٩٤۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٩٥۔ طیالسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٩٦۔ عبد اللہ بن أحمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

٩٧۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

٩٨۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٩٩۔ عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٠٠۔ عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

١٠١۔ فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ **أخبار مکة في قدیم الدهر وحدیثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۱۰۲۔ قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۳۔ قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۰٤۔ قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔ ۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواھب اللدنیة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۰۵۔ قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م۴۵۴ھ)۔ **مسند الشھاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۰٦۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۰۷۔ لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أھل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۰۸۔ مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۰۹۔ المحاملی، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **امالی المحاملی**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۱۱۰۔ مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر**

الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۱۱۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تھذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۱۲۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۱۳۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱۴۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارہ**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۱۵۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۱۶۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۱۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۱۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۱۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم**

Marfat.com

واللیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۲۰۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۲۱۔ ہناد، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۲۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث+ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۲۳۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

Marfat.com

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿اکتوبر 2006ء تک﴾

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 30)

02. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 30 مجلد)

03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)

04. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)

05. حکمتِ اِستعاذہ

06. تسمیۃُ القرآن

07. معارِفُ الکوثر

08. فلسفۂ تسمیہ

09. معارفِ اِسمِ اللہ ﷻ

10. مَناهجُ العرفان فی لفظِ القرآن

11. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق

12. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز

13. اَسمائے سورۂ فاتحہ

14. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت

15. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل

16. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت

17. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو

18. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ

19. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)

20. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت

21. فطرت کا قرآنی تصور

22. لا اِکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ

23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت

24. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَ آدَابِ الْقُرْآنِ

B. الحدیث

25. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ

26. الأربعین: بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعةِ سیدِ المرسلین ﷺ

27. السیف الجلی علیٰ منکر ولایة علی علیه السلام

28. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیه السلام

29. الأربعین: الدرة البیضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام الله علیها

30. الأربعین: مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیهما السلام

31. الأربعین: القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی الله عنه

32. الکنز الثمین فی فضیلة الذکر و الذاکرین

33. البدر التمام فی الصلوٰة علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ والمقام ﷺ

34. تَكْمِيلُ الصَّحِيفَة بِأَسَانِيدِ الْحَدِيْث فِي الإمام أبي حَنِيفَة رضی الله عنه

35. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأسانيد الحَنَفِيَّة (مَع أحاديث الإمام الأعظم رضی الله عنه)

36. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾

37. القَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِب عُمَر بن

Marfat.com

الخَطّاب رضي الله عنه

38. رَوْضُ الجِنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضي الله عنه

39. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب رضي الله عنه

40. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز﴾

41. التَّصْرِيْحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ ﴿بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت﴾

42. الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا﴾

43. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

44. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَ الآدَابِ ﴿انسانی حقوق و آداب ...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

45. الْبَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَ الْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات...... احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

46. العَبْدِيَّةُ فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّةِ ﴿بارگاہِ الٰہی سے تعلقِ بندگی﴾

47. كنز الإنابة في مناقب الصّحابة ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

48. غاية الإجابة في مناقب القرابة ﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

49. العِقد الثّمين في مناقب أمهات المؤمنين ﴿أمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

50. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل ﴿انبیاء و رُسل کے فضائل و مناقب﴾

51. روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين ﴿اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

C. ایمانیات

52. ارکانِ ایمان

53. ایمان اور اسلام

54. شہادتِ توحید

55. حقیقتِ توحید و رسالت

56. ایمان بالرسالت

57. ایمان بالکتب

58. ایمان بالقدر

59. ایمان بالآخرت

60. مومن کون ہے؟

61. منافقت اور اُس کی علامات

D. اعتقادیات

62. كتابُ التّوحيد (جلد اوّل)

63. كتابُ التّوحيد (جلد دُوُم)

64. كتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾

65. حیاۃ النبی ﷺ

66. مسئلہ استغاثہ اور اس کی شرعی حیثیت

67. تصورِ استغاثہ

Marfat.com

68. عقیدۂ توسل (وسیلہ کا صحیح تصور)
69. عقیدۂ شفاعت
70. عقیدۂ علمِ غیب
71. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
72. ایصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
73. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
74. سُنّیت کیا ہے؟
75. منہاجُ العقائد
76. البِدْعَۃُ عِنْدَ الْأَئِمَّۃِ وَ الْمُحَدِّثِیْن (بدعت ائمہ و محدثین کی نظر میں)
77. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئمۃ وَالْمُحَدِّثِین (توسل ائمہ و محدثین کی نظر میں)
78. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان
79. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
80. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصور
81. عقیدۂ توحید: چند اَہم موضوعات
82. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے
83. تبرک کی شرعی حیثیت
84. زیارتِ قبور
85. وسائطِ شرعیہ

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

86. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ اوّل)
87. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دُوُم)
88. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)
89. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)
90. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
91. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)
92. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
93. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
94. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نہم)
95. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)
96. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
97. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت
98. سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
99. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
100. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
101. نورِ محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد نامہ)
102. میلادُ النبی ﷺ
103. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
104. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمۃ و المحدثین
105. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
106. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
107. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
108. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
109. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
110. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
111. معارف الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ
112. تحفۃ السرور فی تفسیر آیۃ نور

Marfat.com

113. نور الأبصار بذكر النبی المختار ﷺ

114. تذکار رسالت

115. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)

116. فضیلتِ درود و سلام

117. ایمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)

118. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اہم ضرورت

119. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ ایمان کا واحد ذریعہ

120. غلامیٔ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس

121. تحفظِ ناموسِ رسالت

122. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

123. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول

124. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم روشنی میں)

125. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت

126. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت

127. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت

128. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت

129. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اَہمیت

F. ختمِ نبوت

130. مناظرۂ ڈنمارک

131. عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنہ قادیانیت

132 عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

133. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

134. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت

135. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

136. اَرکانِ اِسلام

137. فلسفۂ نماز

138. آدابِ نماز

139. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت

140. نماز کا فلسفۂ معراج

141. فلسفۂ صوم

142. فلسفۂ حج

H. فقہیات

143. نص اور تعبیرِ نص

144. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب

145. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار

146. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد

147. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام

148. الحکم الشرعی

I. رُوحانیات

149. اِطاعتِ الٰہی

150. ذکرِ الٰہی

151. محبتِ الٰہی

152. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

153. حقیقتِ تصوّف (جلد اوّل)

154. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)

155. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوُم)

156. سلوک و تصوف کا عملی دستور

157. أخلاق الانبیاء

158. تذکرے اور صحبتیں

Marfat.com

159. حسنِ اَعمال

160. حسنِ اَحوال

161. حسنِ اَخلاق

162. صفائے قلب و باطن

163. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

164. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

165. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے

166. ہمارا اَصلی وطن

167. تربیت کا قرآنی منہاج

168. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

169. طبقات العباد

170. حقیقتِ اِعتکاف

J. اَوراد و وظائف

171. الفیوضات المحمدیۃ ﷺ

172. الأذکار الإلٰھیۃ

173. دلائل البرکات فی التحیات والصلوت

174. مناجاتِ امام زینُ العابدین علیہ السلام

K. علمیات

175. اِسلام کا تصورِ علم

176. علم...... توجیہی یا تخلیقی

177. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اِصلاح طلب پہلو

178. تعلیمی مسائل پر اِنٹرویو

L. اِقتصادیات

179. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

180. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

181. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت

182. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

M. جہادیات

183. حقیقتِ جہاد

184. جہاد بالمال

185. فلسفۂ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام

186. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

187. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

188. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

189. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)

189. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)

190. اِسلامی فلسفۂ زندگی

191. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

192. منہاجُ الافکار (جلد اَوّل)

193. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)

194. منہاجُ الافکار (جلد سوئم)

195. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج

196. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

197. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

198. خدمتِ دین کی توفیق

199. قرآنی فلسفۂ تبلیغ

200. اِسلام کا تصورِ اِعتدال و توازن

201. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

Marfat.com

202. تحریکِ منہاج القرآن: "اَفکار و ہدایات"

203. تحریکِ منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

204. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر

205. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب......!

206. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

207. اَہم اِنٹرویو

O. اِنقلابیات

208. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)

209. حصولِ مقصد کی جدّ و جہد اور نتیجہ خیزی

210. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج

211. پیغمبرِ اِنقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب

212. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال

213. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

214. سفرِ اِنقلاب

215. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار

216. سیرت النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّ و جہد

217. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

218. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

219. تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

220. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اسلام

221. آئندہ سیاسی پروگرام

Q. قانونیات

222. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

223. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

224. اِسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ

225. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

R. شخصیات

226. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ

227. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ

228. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

229. سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

230. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

231. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

232. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی

233. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

234. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

235. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

236. اِقبال اور تصورِ عشق

237. اِقبال کا مردِ مومن

S. اِسلام اور سائنس

238. اِسلام اور جدید سائنس

239. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

240. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

241. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

242. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

T. عصریات

243. اِسلام میں اِنسانی حقوق

244. حقوقِ والدین

245. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

246. اِسلام میں خواتین کے حقوق

Marfat.com

247. اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

248. اسلام میں بچوں کے حقوق

249. اسلام میں عمر رسیدہ اور معذور افراد کے حقوق

250. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

U. تعلیماتِ اسلام (سیریز)

251. سلسلہ اشاعت (۱): تعلیماتِ اسلام

252. سلسلہ اشاعت (۲): ایمان

253. سلسلہ اشاعت (۳): اسلام

254. سلسلہ اشاعت (۴): احسان

V. عربی کتب

255. معهد منهاج القرآن

256. التصوّر الإسلامی لطبیعةِ البشریة

257. نهجُ التربیةِ الاجتماعیةِ فی القرآن الكریم

258. التصوّر التشریعی للحكم الإسلامی

259. فلسفةُ الإجتهاد و العالم المعاصر

260. الجریمة فی الفقهِ الإسلامی

261. منهاجُ الخطبات للعیدینِ و الجمعات

262. قواعدُ الاقتصادِ فی الإسلام

263. الاقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

W. انگریزی کتب

264. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
265. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
266. The Ghadir Declaration
267. The Awaited Imam
268. Creation of Man
269. Islamic Penal System and its Philosophy
270. Beseeching for Help (*Istighathah*)
271. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
272. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
273. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
274. Spiritualism and Magnetism
275. Islam on Prevention of Heart Diseases
276. Islamic Philosophy of Human Life
277. Islam in Various Perspectives
278. Islam and Christianity
279. Islam and Criminality
280. Qur'anic Concept of Human Guidance
281. Islamic Concept of Human Nature
282. Divine Pleasure
283. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
284. Islam and Freedom of Human Will
285. Islamic Concept of Law
286. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
287. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
288. Islam - The State Religion
289. Legal Character of Islamic Punishments
290. Legal Structure of Islamic Punishments
291. Classification of Islamic Punishments
292. Islamic Philosophy of Punishments
293. Islamic Concept of Crime
294. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
295. Creation and Evolution of the Universe
296. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

Marfat.com

''حضرت سعد ﷛ روایت کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی، پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر دین میں کمزور ہو تو حسبِ دین آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

''اور امام حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں، پھر علماء اور پھر صلحاء۔''

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: +92-42-5168514, 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market Ghazni Street 38 Urdu Bazar Lahore Ph: 7237695
www.minhaj.org, e-mail: tehreek@minhaj.org

BB-0027-0

Marfat.com